لا تهنوا ولا تحزنوا وانتم الاعلون ان کنتم مؤمنين (القرآن الحکیم)

الہلال

مقام اشاعت
۷ – ۱ مکلاوڈ اسٹریٹ
کلکتہ

ایک ہفتہ وار مصور رسالہ

قیمت
سالانہ ۸ روپیہ
ششماہی ۴ روپیہ ۱۲ آنہ

مدیر مسئول و محرر خصوصی
احمد المکنی بابی الکلام الدہلوی

نمبر ٦ — کلکتہ : یکشنبہ ۱۸ اگست ۱۹۱۲ ع — جلد ۱

فہرست

مضامین

شذرات	۱
ایڈیٹوریل نوٹس	۳
ناموران غزوۂ طرابلس	۹
کارزار طرابلس	۱۲
عالم اسلامی	۱۵
شؤون عثمانیہ	۱٦

تصاویر

کمانڈر طبروق ادہم پاشا	۱۱
برقہ کے معرکے کا ایک منظر	۱۳
طرابلس میں اٹالین مشکلات	۱٤

قیمت فی پرچہ ساڑھے تین آنہ

الهــــلال

— * —

(الهــلال) کی بالفعل دوهزار کا بیان شائع کی جاتی هین
هرهفتی تعداد بڑهتی جاےگی ـ

اُسکی اشاعت زیادہ تر تعلیم یافتہ اور اعلی طبقی مین
هی جو عام اخبارات کو بهت کم دیکھتی هین ـ

(اشتہارات) کیلئی ٹائٹل پیج کی دو صفحی مخصوص
کردے گئی هین

یورپ مین اشتہار کی ترتیب اور اشاعت ایک مستقل
فن هی ، اشتہار کیلئی پہلی چیز یہ هی کہ وہ با وجود
اشتہار هونی کی اپنی اندر کوئی ایسی کشش رکھی کہ اخبار
کی مضامین سی هٹکر نظرین اسکی گرویدہ هوجائین ، انگریزی
اخبارات ورسائل مین اسکی لیئی طرح طرح کی تدبیرین
کی جاتی هین ، لیکن اُنمین سی اکثر ایسی هین جو پتھرکی
چھپائی مین ممکن نہین ـ

مثلاً اشتہار مین خوشنما هاف ٹون یا انگریو نیگ
تصویر دیدی ، یا خوشخط اور خوبصورت لکھواکر اسکی
فوٹو کا بلاک بنوالیا ، یا کوئی ایسا طغرا اور نقشہ درج کردیا
جسکی وجہ سی اشتہار تمام اخبار مین ممتاز رهی ، اور
نظرین مجبور هو هوکر اُسپر پڑیین ، لیکن یہ تمام باتین
بغیر (ٹائپ) کی چھپائی کی محال هین

(الهــلال) پہلا اُردو رسالہ هی جو ان چیزون کا
انتظام کرسکتا هی

البتہ هرقسم کی اشتہار کی شرح اجرت علحدہ هوگی
خط و کتابت سی دریافت کیاجاسکتا هی .

لا تهنوا ولا تحزنوا وانتم الاعلون ان كنتم مؤمنين — القرآن الحكيم

Al-Hilal,

Proprietor & Chief Editor:

Abul Kalam Azad,

7-1, MacLeod street,

CALCUTTA.

Yearly Subscription, Rs. 8.

Half-yearly „ „ 4-12.

الهلال

ایک ہفتہ وار مصور رسالہ

مدیر مسئول و خصوصی
احمد المکنی بابی الکلام الدہلوی

مقام اشاعت
۷ - ۱ مکلاوڈ اسٹریٹ
کلکتہ

قیمت
سالانہ ۸ رو
ششماہی ٤ روپیہ ۱۲

نمبر ٦ — کلکتہ : یکشنبہ ۱۸ اگست ۱۹۱۲ ع — جلد ۱

شذرات

اطلاع ضروری

خاص حالتوں میں طلبا کے ساتھہ نصف قیمت کی رعایت کی گئی تھی ' چنانچہ ابتک سیکڑوں درخواستیں اسی بنا پر منظور کرلی گئیں ' مگر اب ہم دیکھتے ہیں تو اسطرح کی رعایت چند در چند مشکلات سے خالی نہیں - پس آیندہ سے نصف قیمت کی رعایت دفعتاً بند کردی گئی ہے ' کوئی صاحب درخواست بھیجنے کی تکلیف نہ اٹھائیں - البتہ طلبا کو ۸ - روپیہ کی جگہ ٦ - روپیہ میں اخبار دیا جاے گا اور انشاء الله خواہ دفتر کو کتنا ہی نقصان ہو مگر اس رعایت کو ہمیشہ قائم رکھنے کی کوشش کی جاے گی -

---

(مسلم یونیورسٹی) اور مسئلہ الحاق کی نسبت جو مجلس لکھنو میں ہونے والی تھی ' پچھلے اتوار کو منعقد ہوئی - تین گھنٹے کے بحث و مباحثہ کے بعد با تفاق قرار پایا کہ گورنمنٹ سے نظر ثانی کی درخواست کی جاے اور بحالت موجودہ چارٹر لیا منظور نہ کیا جاے ' ۱۴ - کو دہلی سے جو تار آیا ہے ' اس سے معلوم ہوتا ہے کہ یونیورسٹی کانسٹیٹیوشن کمیٹی نے اس مضمون کی چٹھی بھی آنریبل ممبر تعلیم کے نام بھیجدی ہے -

---

اس جلسے میں ایک عجیب بات یہ ہوئی کہ تمام کارروائی علانیہ روز روشن میں انجام دی گئی - روز روشن میں تو پہلے بھی ہوتی تھی مگر رازداری کی ظلمت اسقدر شدید تھی کہ دیکھنے والوں کو تاریکی کے سوا کچھہ نظر نہیں آتا تھا -

مگر شاید آنریبل ممبر تعلیم کی چٹھی کے شائع ہو جانے کے بعد پبلک اب کچھہ زیادہ اس لطف و نوازش کی آرزومند بھی نہ تھی - پبلک کو اب حالات سنائے جائیں یا پوشیدہ رکھا جاے - مولوی ضیاء الدین صاحب اجلاس کے دوسرے ہی دن کاغذات پریس میں بھیجدیں یا نہ بھیجیں ' اب اِن باتوں سے کیا ہوتا ہے ' جو وقت قوم کو اظہار راے کا موقعہ دینے کا تھا ' اُس وقت تک تو یونیورسٹی کے سرائر و خفایا ایک وجود طلسم رہے ' اب اگر یونیورسٹی کا دفتر اپنی پوری الماری برسر راہ اولٹ بھی دے تو حالات معلوم کرکے ہم کیا کریں - تاہم قوم کو پھر بھی اس "زود پشیمانی" کیلئے ممنون ہونا چاہئے گو بعد از قتل -

---

اخبارات میں شائع کیا گیا ہے کہ "کونسل آل انڈیا مسلم لیگ نے بالاتفاق رائٹ انریبل مسٹر امیر علی کو لیگ کے آیندہ اجلاس لکھنو کا پریسڈنٹ منتخب کیا ہے " لیکن معلوم نہیں کونسل نے انکے مصارف سفر کا بھی کوئی ایسا انتظام کرلیا یا نہیں جو سفر سے پہلے ہی انکی خدمت میں پہنچ جاے ' اگر نہیں کیا ہے تو دہلی کے اجلاس لیگ کی طرح ابکے بھی ہم عجب نہیں کہ انکی زیارت سے محروم رہیں - مسلمانوں کی عقیدت و ارادت اور اظہار خشوع و خضوع ' مانا کہ ایک قیمتی شے ہے ' لیکن کیا کیا جاے کہ (پی - اینڈ - او) تو اپنے جہاز پر روپیہ لیکر ہی سوار ہونے دیتی ہے -

زر می طلبد ' سخن دریں ست

(پونا) کی اردو کانفرنس میں (ہز ایکسلنسی گورنر بمبئی) نے مسلمانان ہند کے موجودہ مسائل پر جو تقریر کی ' ہم نے گذشتہ ہفتے پڑھی تھی اور قلت گنجایش کی وجہ سے اسکا تذکرہ اس ہفتے کیلئے اٹھا رکھا تھا ' لیکن دیکھتے ہیں تو آج بھی اسکا موقعہ نہیں -

یہ ایک نہایت دلچسپ تقریر تھی - ھز ایکسلنسی گورنر بمبئی کو مسلمانوں اور مسلمانوں کے ملکوں سے بہت پرانی دلچسپی ھے اور وہ جب کبھی انکی نسبت کچھہ کہنا چاھتے ھیں تو عموماً گہری دلچسپی کے لب و لہجہ کو اختیار کر لیتے ھیں - -

انہوں نے اپنی تقریر کے اکثر حصوں میں مسلمانونکی موجودہ حالت کو امید افزا بتلایا ھے - ترقی تعلیم و تربیت کی جو حرکت ھر طرف پیدا ھو گئی ھے' وہ کہتے ھیں کہ نظر انداز کرنے کے قابل نہیں - مسلم یونیورسٹی کا خیال انکی راے میں اسکا ثبوت روشن ھے' اور اب مسلمانوں کو جلدی کی گھبراھت کی جگہ' صبر کا انتظار کرنا چاھئے - آخر میں انہوں نے نصیحت کی ھے کہ " ھمیشہ گورنمنت اور ھمسایہ اقوام نے ساتھہ ملکر کام کیجئے' آپ ھم پر ھر اُس کام کے لئے بھروسہ کرسکتے ھیں جو دنیا کی قوموں کے مقابلے کے لحاظ سے ھم انجام دے سکتے ھیں"

اس مشفقانہ نصیحت کیلئے ھم ھز ایکسلنسی کے ممنون ھیں' لیکن افسوس کہ نصیحت گو فی نفسہ قیمتی ھے' مگر اُسکو کیا کیجئے کہ بازار میں اب پیشتر کا سا تیز نرخ باقی نہ رھا -

ھز ایکسلنسی کو معلوم ھونا چاھئے کہ ھم اس نصیحت پر برابر نصف صدی سے عمل کر رھے ھیں - ھم نے ھمیشہ گورنمنت پر اعتماد کیا' اور اس اعتماد کیلئے جس جس قربانی کی ضرورت ھوئی اُسمیں دریغ نہیں کیا - اسی اعتماد کی خاطر ھم نہ صرف اپنے بائیس کرور ھمسایوں کے' بلکہ خود اپنے بھی دشمن رھے' اور ایک کی خاطر سارے جہاں کی دشمنیاں مول لے لیں - کونسی قیمتی سے قیمتی شے ھمارے لئے ھو سکتی تھی جو ھم نے اس نصیحت پر نثار نہ کر ڈالی ؟ ھم نے گورنمنت کی چوکھت پر سجدے کئے ھیں اور اسکے ابروے بے مہر کو ھمیشہ محراب عبادت یقین کیا ھے - لیکن :

کمر در خدمت عمریست در بستم چہ شد قدرم
برھمن می شدم گر این قدر زنار می بستم

ھماری عاشقانہ نیازمندیوں کا ھمیں جو جواب ملا' وہ ابھی اتنا پرانا نہیں ھوا ھے کہ دھرانے کی ضرورت ھو - [illegible]

ھز ایکسلنسی کی نصیحت یقیناً محبت اور ھمدردی سے خالی نہوگی مگر انکو ھم بدبختوں کے دل کی تپش کیا معلوم ؟ حکومت کے بستر پر لیٹ کر مشکل [illegible] نہ محکومی کی خاک پر لوٹنے والوں کا درد سمجھا جا سکے - انکی معذوری واضح ھے -

ز دامنے کہ کشادیم ما تہی دستان
تو میوۂ سر شاخ بلند را چہ خبر؟

(ملکۂ سبا) کی زبانی کیسا اٹل [illegible] قرآن کریم نے سنا دیا ھے :

إن الملوک اذا دخلوا قریة افسدوھا' و جعلوا اعزة اھلھا اذلة وکذالک یفعلون - (۲۷ : ۳۴)

ھمارے سامنے تو صرف دو ھی راھیں ھیں' (من شاء فلیؤمن ومن شاء فلیکفر) کفر و اسلام' شرک و توحید' نور و ظلمت' صداقت و کذب' حق و باطل؛ ھر شخص مختار ھے کہ دونوں میں سے ایک اختیار کر لے (لا اکراہ في الدین قد تبین الرشد من الغي) لیکن جدید فن اخلاق کے ماھرین کہتے ھیں کہ گو یہ سچ ھو مگر ان دونوں کے درمیان ایک برزخی اور بین بین راہ بھی ھے' اور وھی ھمکو بھی اختیار کرنی چاھئے' اُسی میں فلاح اور اُسی میں ھر دلعزیزی ھے - کفر و اسلام' دونوں کو ساتھہ لیجئے ؛ بت پرستی و توحید' دونوں کو دل میں رکھئے ؛ اھرمن اور یزدان' دونوں کو رام کیجئے ؛ ایک ھی طرف کیوں جھکیے جب دونوں دروازے کشادہ ھوسکیں ؟ صرف کعبے ھی کے کیوں ھو رھیے' جب بتکدے سے بھی رسم و راہ قائم رھسکے ؟ نؤمن ببعض ونکفر ببعض' ویریدون ان یتخذوا بین ذلک سبیلا - (۴ : ۱۵)

معشوق ما بشیوۂ ھر کس موافق ست
با ما شراب خورد و بزاھد نماز کرد

ھم اپنے بعض پاک باطن مگر ظاھر آلود دوستوں کو دیکھہ رھے ھیں کہ دبی زبان سے ھمیں اسی تعلیم کی دعوت دنیا چاھتے ھیں؛ اخلاق کے بعض دلچسپ پیرایے نوک زبان ھیں اور کہتے ھیں کہ حق گوئی سے مانع نہیں' لیکن اگر حق گوئی کا حق اسطرح ادا ھوسکے کہ باطل کا دل بھی ھاتھہ میں رھے تو اسمیں کیا مضائقہ ؟ اِک زمانے کو خواہ مخواہ دشمن بنالینا کونسی عقلمندی کی بات ھے ؟

اسمیں شک نہیں کہ ان تعلیمات میں نفس انسانی کیلئے بڑی سخت کشش ھے - ھر دلعزیزی اور ممدوح خلائق ھونا کسے پسند نہیں ؟ ھم ضرور اسپر عمل کرنے کی کوشش کرتے مگر افسوس ھے کہ ھمیں تو کوئی تیسری راہ سامنے نظر نہیں آتی - جس راہ پر چلکر زمانہ سمجھہ رھا ھے کہ دونوں راھوں کا برزخ اسکے قدموں کے نیچے ھے' وہ فی الحقیقت نفسِ شریر کے خدع و فریب کا ایک سیمیائی کرشمہ ھے ورنہ یہ گلیاں بھی بالآخر اُسی شاھراہ میں جاکر ملتی ھیں - اسلام اور حق و صدق مرادف الفاظ ھیں' اسکی راہ تو ایک ھی ھے اور ایک ایسا باریک خط' جسکے ادھر اودھر قدم ٹکانے کا کوئی سہارا نہیں' اگر قدم کو ذرا بھی لغزش ھوئی تو پھر یقین کیجئے کہ آپکے لئے کفر و باطل کے سوا اور کوئی شاھراہ نہیں ھے' (نفاق) کی مقبول عام گلی بھی اسی شاھراہ کی ایک شاخ ھے' یا پھر نام بدل گئے ھیں اور راستہ ایک ھی ھے' کفر سے تعبیر کیجئے یا نفاق سے - سچ ھمیشہ سے ایک ھی جگہ اور ایک ھی شکل میں رھا ھے' جب ملے گا تو وھیں ملے گا؛ اور راھوں اور شکلوں میں ڈھونڈھنا لا حاصل ھے - آج سے پہلے - تیرہ سو برس ھوے ایک بڑی جماعت تھی' جس نے اسی گوشے میں پناہ لینی چاھی تھی' مگر خدا نے فرمایا :

ان المنافقین یخادعون اللہ' وھو خادعھم' * * مذبذبین بین ذلک' لا الی ھاؤلاء ولا الی ھاؤلاء (۴ : ۱۴۲)

(حق) اور (باطل) دونوں آپکے سامنے ھیں' اِنھی میں سے کسی ایک کو پسند کرلیجئے' اگر حق کی راہ اختیار کی ھے تو پھر

مصلحت ' پيرايهٔ بيان ' طرز ادا ' الفاظ شهد نما و معاني زهر آلود ' اور اسي قبيل کي تمام باتوں کيلئے (نفاق) کے سوا اور کوئي لقب نهيں - سچ کهئيے گا تو جهوٹ کو چوٹ لگے هي گي ' اسکو بچانے کي کوشش نه کيجئے ' ورنه آپ کفر سے زياده دنيا کيلئے مهلک هيں - نرمي و آشتي ' حسن ادا ' پيرايهٔ بيان ' مصلحت بيني ' اور مقتضيات زمانه کے اگر يهي معاني هيں جو بتلائے جاتے هيں ' تو خدا کيلئے همیں سمجهائيے که پهر نفاق و منافقي کي خصوصيات اور کيا هيں ؟ اگر ايک بات سچ هے تو اسکو صاف صاف کهديجئے ' اگر کچهه لوگ برے هيں ' تو کهول کهول کر انکي برائي بيان کرديجئے - بري باتوں کے اظهار کيلئے اچهے لفظ کيوں اختيار کيے جائيں ؟ بد اعمالوں کو کيا حق حاصل هے که نيک کرداروں کے حقوق کا مطالبه کريں ؟ اگر يه طريقه پسند نهيں تو پهر بتوں کو آستين ميں چهپانے کي جگه ' بهتر هے که سر پر جگه ديجئے - ظاهر و باطن ميں مطابقت ' جهوٹ ميں بهي هو تو سچائي سے خالي نهيں :

بس کافر ست زاهد از برهمن ' و ليکن
اورا بت ست در سر در آستين ندارد

يا ايها الذين امنوا لا تخونوالله والرسول وتخونوا امانتکم وانتم تعلمون

هم سے يه بهي کها جاتا هے که کڑوي سے کڑوي دوا پي لين گے مگر شرط يه هے که شربت کهکر پکاريے ' دوا کا نام زبان پر نه آئے که اس سے همیں سخت چڑ هے - خير ' اگر آپ منه بنانا چهوڑ ديں تو ايسا کرکے بهي ديکهه ليں گے ' مقصود دوا پينے سے هے نه که چڑانے سے ؛ مگر براه کرم چند دنوں تو توقف هي فرمائيے ' کچهه عرصے تک تو دوا کا نام سنناهي پڑے گا - آپ نے چاليس برس تک شهد و شکر سے کام و زبان کو لذت بخشي ' دو چار دن کڑوي کسيلي دواؤں کا تذکره سن ليجئے گا تو کيا هرج هوگا ؟ عجب نهيں که چند دنوں ميں سنتے سنتے آپکي وحشت بهي کم هو جائے ' اور پهر ايسے عادي هو جائيں که شربت بهي ملے تو دوا کهکر منه سے لگائيں -

---

مشکل يه هے که لوگ تيشے کي ضرب کي سختي کو ديکهتے هيں مگر اسے نهيں ديکهتے که عمارت کي بنياد بهي تو برسوں کي پراني هے ' اگر کسي پراني بنياد کو اکهاڑنا مقصود هو تو اسپر ابتدا کي ضربيں سخت سے سخت لگائيے ' جب جڑ هل جائيگي تو پهر آپکو اختيار هے ' انگليوں سے مٹي هٹا کر اينٹوں کو ايک ايک کرکے اٹها ليجئے گا - ليکن اگر پهلي ضرب هي سست پڑي تو پهر برسوں ميں بهي نئي عمارت کيلئے جگه صاف نهو سکے گي - يهي سبب هے که هم اس وقت اپنے کاموں کيلئے سخت سے سخت سختي کو بهي نرمي سمجهتے هيں ' جهاں تک کاندهوں ميں زور هو ' جلد جلد ضربيں لگاتے جائيے - زمانے کا سيلاب بهي آپکي مدد کيلئے تيزي سے امڈا آرها هے ' اگر آپنے اپنا کام پورا کرديا تو پهر آپکو هميشه کيلئے فرصت هے ' يه سيلاب خود بنياد کي مٹي تک بها ليجائے گا - و ما ذلک على الله بعزيز -

---

الحمد لله که يونيورسٹي کے عدم الحاق کي قينچي نے تنسيخ تقسيم کے زخموں کو پهر هرا کر ديا هے :

خدا شري بر انگيزد که خيري ما دران باشد

و عسى ان تکرهوا شيئاً ' و هو خير لکم -

سب سے زياده دلچسپ آجکل (مولوي بشير الدين) صاحب کے رشحات قلم هوتے هيں - آپ فرماتے هيں که پچهلے سال تک تو هم اپني پراني پوليٹکل پاليسي هي پر قائم تهے مگر اب گورنمنٹ پر اعتماد کرنے کے مخالف هيں - ليکن کيوں جناب ' جن لوگوں کي پچهلے سال سے پہلے بهي وهي راے تهي جسکو رک رک کر آج آپ دهرا رهے هيں ' انکي نسبت آپکا کيا خيال هے ؟ نعوذ بالله من شرور انفسنا ' و من سيئات اعمالنا ؛ " من يضلل الله فما له من هاد ' و من يهدي الله فما له من مضل " ؟ (۳۹ : ۳۹)

هم پر گذشته چهه سال کا زمانه عجيب طرح کا گزرا هے ' خاموشي تهي مگر تپش اور سوزش سے بهري هوئي - اس زمانے ميں صرف چند اصحاب هي ايسے تهے ' جنکي صحبت ميسر آجاتي تهي تو هم مشربي اور هم خيالي کي لذت دنيا کي وسيع مگر مکدر صحبتوں سے مستغني کرديتي تهي - منجمله ان چند بزرگوں کے ايک همارے صديق جليل جناب (سيد اکبر حسين) صاحب اکبر الٰه آبادي بهي هيں - زمانه انکے عديم النظير شاعري کي جسقدر داد دے رها هے وه انکے کمال فطري کا قدرتي خراج هے اور کوئي کافي صله نهيں ' ليکن هم تو انکے صاف و بے آميز خيالات کو انکي شاعري کي سطح سے بهي بدرجها بلند پاکر خود انسے ايک خاص خصوصيت رکهتے هيں اور جب کبهي انکي صحبت ميسر آگئي هے تو اسکو بسا غنيمت سمجهتے رهے هيں ' اس دور نفاق و فساد ميں اتحاد خيال و مشرب اگر هاتهه آجاے تو نعمت غير مترقبه هے -

(الهلال) کا پهلا نمبر ديکهکر انهوں نے جو عنايت نامه لکها تها اسے هم جواب طلب خطوں ميں رکهکر بهولگئے تهے ' مگر محبت کي صدائيں بهولانے کيلئے نهيں هوتيں ' اس وقت خود بخود سامنے آگيا - لکهتے هيں :

" مکرمي و حبيبي ' عليل و نا توان هوگيا هوں ' اب زبردستي کا جينا هے ' دل کو دنيا سے بے انتها کم تعلق رهگيا هے ' کچهه تو ميرے حالات خاص ' اور کچهه ميرے عام خيالات جهان فاني کي نسبت - آپکو مبارک هو که آپکا دلي اراده اب قريب تکميل هے * * * * * به سبب ناتواني کے ان روزوں مضمون وضمون کچهه نهيں هے ' ليکن آپنے ياد آوري سے عزت بخشي ' دل ميں ايک حيات تازه پيدا هوي اور آپکے پرچے کي نسبت يه شعر ذهن ميں آيا :

فروغ حق کو نه هوگا زوال دنيا ميں
هميشه بدر بنے گا (هلال) دنيا ميں ---"

(الهلال) کي نسبت آغاز اشاعت سے احباب کے جو عنايت نامے اظهار حسن ظن و التفات محبتانه کے پهنچے ' ان ميں اکثر اپنے مطالب کے لحاظ سے اهميت رکهتے تهے اور قابل اشاعت بهي تهے ' مگر هم نے ان کو شائع کرنا ضروري نه سمجها ' کچهه تو اس سبب سے که

اپني تعريف کو اُن کالموں ميں شائع کرنا ' جو شايد اپني منفعت کيلئے زيادہ موزوں هيں : کوئي اچھا طريقه نهيں ' دوسرے يه بهي خوف تها که ان ميں بعض خطوط خانقاه نشيں مگر رند مزاج هم مشربوں کے تهے ' انکو شائع کرتے هوے همڈرے که کهيں انکي برادري ميں (پُراني سوسائٹي کے حقه پاني کي جگه) انکا سگرٹ چائے بند نه هوجاے -

مگر جناب (سيد اکبر حسين) صاحب کي تحرير کے لوگ مشتاق رهتے هيں اور خود هم کو بهي عزيز هے اسلئے عادت کے خلاف شائع کردي -

---

البته ان خطوں ميں بعض خط ايسے بهي هيں جنسے موجوده دور کے انقلاب خيالات اور ايک رخ جديد کي توليد کا پته چلتا هے ' اور شمار و اعداد سے کام ليجئے ' تو ايک اميد افزا مستقبل کا نقشه مرتب کيا جا سکتا هے - هم نے ايسے خطوط اپنے پاس رکهه ليے تهے که فرصت کے وقت ديکهکر کچهه لکهيں گے ' مگر رفته رفته انکي تعداد بڑهتي گئي اور ايک مربع منار قلمدان ميں اور هم ميں حائل هوگيا ' مجبوراً آج انکو دفتر ميں بهيجديتے هيں ' اگر مهلت ملي تو موجوده تغيرات خيالات کے متعلق انسے نهايت مفيد اور دلچسپ وائف منتخب کرينگے ' اور شايد آجکل کے بڑے بڑے حاوي حلقوں کو تعجب کرنا پڑے گا که جنکو هميشه اپنے ميں سمجهتے رهے ' وه تو کٹ کر غيروں ميں شامل هو گئے هيں -

---

خون ناحق

جنگ طرابلس کے متعلق مختلف قسم کے مضامين کا يه ايک مجموعه هے جسے جناب شيخ احسان الحق صاحب رئيس ميرٹهه نے مرتب کيا هے اور هلالي پريس دهلي سے شائع هوا هے قيمت ايک روپيه هے اور محمد انوار صاحب سے " لال کورتي : کيمپ ميرٹهه " کے پتے سے ملسکتا هے -

سب سے پهلي بات جو اسکے متعلق لکهني چاهئے وه اسکي دلکش چهپائي اور کتابت کا حسن هے ' هم حيران هيں که دهلي کا ايک نيا پريس کيونکر ليتهو پريس کا ايسا بهترين نمونه باسآني پيش کرسکا ؟ آجکل کي بهتر سے بهتر مطبوعات بهي اسکي يکسان کتابت اور درخشنده چهپائي کے مقابلے ميں نهيں آسکتي -

رهے مضامين ' تو وه تمام تر اردو کے مشهور مضمون نگاروں کے قلم سے نکلے هوے هيں ' مشهور اخباروں ميں جو مضامين نظم و نثر جنگ کے متعلق نکلتے رهے هيں ' شيخ صاحب نے اُنهيں ايک اچهي ترتيب کے ساتهه جمع کرديا هے اور يه کسي موضوع پر اهل قلم کي محنتوں کے نتائج محفوظ کردينے کا اچها ذريعه هے ' تاهم اسکي ظاهري رعنائي اس سے بهي بڑهکر کسي تصوير معني کا نقاب بن سکتي تو بهتر تها -

ناظرين اس مجموعے کو ضرور ملاحظه فرمائيں

الهلال

۱۸ : اگست ۱۹۱۲

— * —

الامر بالمعروف والنهي عن المنكر

الحب في الله ' والبغض في الله - الساكت عن الحق شيطان اخرس

كنتم خير امة اُخرجت للناس ' تامرون بالمعروف وتنهون عن المنكر وتومنون بالله - (۳ : ۱۰۶)

(۲)

(اسلام) نے اپني تعليم و دعوت اور اپني امت کے قيام و بقا کيلئے اساس ازلين اور نظام بنيادي ايک اصول قرار ديا هے اور اسکو وه " امر بالمعروف ونهي عن المنکر " سے تعبير کرتا هے :

ولتكن منكم امة يدعون الى الخير ' ويامرون بالمعروف ' وينهون عن المنكر اولائك هم المفلحون (۳ : ۱۰۰)	تم ميں سے ايک جماعت هوني چاهئے ' جو دنيا کو نيکي کي دعوت دے ' بهلائي کا حکم کرے اور برائي سے روکے وهي فلاح پانته هيں -

اس آيت ميں خدا تعالى نے دعوت الى الخير ' امر بالمعروف ' اور نهي عن المنکر کو بطرز ايک اصول کے پيش کيا هے اور بظاهر مسلمانوں ميں سے ايک گروه خاص کا اُسکو فرض قرار ديا هے ليکن اسي رکوع ميں آگے چلکر دوسري آيت هے :

كنتم خير امة اخرجت للناس ' تامرون بالمعروف ' وتنهون عن المنكر وتومنون بالله (۳ : ۱۰۶)	تمام امتوں ميں تم سب سے بهتر امت هو که اچهے کاموں کا حکم ديتے هو اور برائي سے روکتے اور الله پر ايمان رکهتے هو -

ايک تيسري آيت ميں مسلمانوں کا يه ملّي امتياز اور قومي فرض زياده نماياں طور پر بتلايا هے :

وكذالك جعلناكم امة وسطا لتكونوا شهداء على الناس ويكون الرسول عليكم شهيدا (۲ : ۱۲۷)	اور اسي طرح هم نے تمکو درمياني اور وسط کي امت بنايا تا که لوگوں کے مقابلے ميں تم گواه بنو اور تمهارے مقابلے ميں تمهارا رسول گواه هو -

تفسير آيات

ان تين آيتوں ميں خدا تعالى نے خاص طور پر مسلمانوں کا اصلي مشن ' مقصد تخليق ' قومي امتياز ' اور شرف خصوصي اسي چيز کو قرار ديا هے که گو دنيا ميں اعلان حق هر برگزيده هستي اور جماعت کا فرض رها هو مگر مسلمانوں کا تو سرمايۂ زندگي يهي فرض هے ' وه دنيا ميں اس لئے کهڑے کئے گئے هيں که خير کي طرف داعي

ہوتے ہیں' نیکی کا حکم دیتے ہیں' اور برائی کو جہاں کہیں دیکھتے ہیں اپنے تئیں اسکا ذمہ دار سمجھکر روکتے ہیں - آخری آیت میں کہا کہ تم کو ایک وسطی ملت بنایا گیا تا کہ تم اولین و آخرین کیلئے گواہ بن سکو' اور اس امر کی : کہ تم نے اپنا یہ فرض ادا کیا یا نہیں تمہارا رسول امین اللہ کے آگے گواہ ہو - اخلاق کے تمام دفتر کا متن قرآن کا یہی اصول ہے - دنیا میں سوسایٹی کے آداب اور قانون کا احتساب بھی اسی اصل اصول پر قائم ہے -

گو تفصیل کا موقعہ نہیں مگر ان آیات کے متعلق چند تفسیری اشارات کردینا فہم مقصد میں معین ہوگا -

امر بالمعروف حکم عام ہے

دوسری آیت میں اسی لئے (المعروف) اور (المنکر) پر الف لام استغراق کیلئے آیا تا کہ (بقول امام رازی) معروف اور منکر میں کوئی تخصیص و تحدید باقی نہ رہے' اور ظاہر ہوجاے کہ وہ ہر نیکی کیلئے آمر اور ہر بدی کیلئے ناہی ہیں' عام اس سے کہ وہ کہیں ہو اور کسی صورت میں ہو [وهذا يقتضي كونهم آمرين لكل معروف وناهين عن كل منكر - تفسیر کبیر - ج - ۲ - صفحہ ۲۲۵]

مسلمانوں کے ملی شرف و فضیلت کی علت

(خير امة اخرجت للناس) کے بعد امر بالمعروف کا ذکر کیا' اور یہ اسلئے کہ پہلے وصف بیان کر کے پھر اسکی علت بیان کی جاے' یعنے مسلمانوں کا بہترین امت ہونا صرف انکے اس وصف پر منحصر ہے کہ وہ آمر بالمعروف و ناہی عن المنکر ہیں' خیر کی دعوت دیتے ہیں اور شر سے روکتے ہیں (کما تقول زيد كريم' يطعم الناس و يكسوهم -) اور یہیں سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ اگر یہ وصف امتیازی انسے جاتا رہے' تو پھر وہ بہترین امت ہونے کے شرف سے بھی محروم ہو جائیں' اور انکا اصلی قومی امتیاز انمیں باقی نہ رہے -

تیسری آیت کی تفسیر

تیسری آیت میں انکو وسط کی امت قرار دیا اور پھر اسکا سبب یہ بیان کیا گیا کہ " تاکہ تم لوگوں کیلئے گواہ ہو " افسوس ہے کہ ایسی صاف اور سلجھی ہوئی بات میں بھی ہمارے بعض مفسرین نے لا حاصل بحثیں پیدا کردیں اور اس بحث میں پڑ گئے کہ یہ شہادت دنیا میں ہوگی یا آخرت میں ؟ اسلام کا اصلی کارنامۂ غیر فانی دنیا ہی کی اصلاح تھا' مگر مفسرین اسکی طرف سے اسدرجہ غافل ہیں کہ ہر شے کو آخرت ہی پر اٹھا رکھنا چاہتے ہیں - ایک دوسرے موقعہ پر اسی شہادت کا حضرت عیسی علیہ السلام کی زبانی ذکر کیا گیا ہے کہ : كنت عليهم شهيداً ما دمت فيهم - [میں اپنی امت پر شاہد تھا' جب تک کہ میں ان میں موجود تھا] اور ظاہر ہے کہ حضرت عیسی اپنی امت میں دنیا کے اندر ہی موجود تھے نہ کہ آخرت میں - پس یہاں بھی شہادت سے وہی شہادت مراد ہے جو دنیا کی زندگی میں انجام دی جاسکتی ہے -

تاہم (علامۂ رازی) کا ہمیشہ ممنون ہونا پڑتا ہے کہ وہ گو ہر آیت کے متعلق طرح طرح کی توجیہات جمع کردیتے ہیں مگر پھر بھی ایک نہ ایک ایسی توجیہہ ضرور ان میں موجود ہوتی ہے' جو اصل حقیقت سے پردا اٹھادیتی ہے اور وہی خود انکی ذاتی راے ہوتی ہے - اس آیت کے متعلق بھی انہوں نے دوسرے قول کو بیان کرتے ہوے جو کچھہ لکھدیا ہے وہ بالکل صاف اور غیر پیچیدہ ہے (ج-۱ : ۵۳۴)

امةً وسطاً

اصل یہ ہے کہ خدا تعالے نے امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کو مسلمانوں کا فرض منصبی قرار دیا اور فی الحقیقت ایسا کرنا دنیا میں عدل حقیقی کو قائم کرنا تھا' برائی اگر روکدی جاے اور نیکی کو رائج کیا جاے تو دنیا کے نظم کے قوام کا اس کے علاوہ اور کیا اعتدال ہو سکتا ہے ؟ عدل کے معنے ہیں عدم افراط و تفریط' یعنی کسی شے کا نہ زیادہ ہونا اور نہ کم ہونا' اور یہ درجہ مقلم (وسط) اور درمیانی ہے -

گناہ کی حقیقت اور اصطلاح قرانی میں " اسراف "

دنیا میں جسقدر برائیاں ہیں' غور کیجئے تو وہ افراط و تفریط کے سوا اور کوئی حقیقت نہیں رکھتیں - انسان کے تحفظ خود اختیاری اور حفظ حقوق کیلئے غیرت' غضب' اور ہیجان کا ہونا ضروری تھا' لیکن جب یہ جذبات اپنی حد سے آگے قدم بڑھاتے ہیں تو فطرت کی بخشی ہوئی ایک شے - جو یقیناً نیکی تھی - یکایک بدی بن جاتی ہے اور اسکا نام جرم اور گناہ ہو جاتا ہے' یہی وجہ ہے کہ قران کریم نے اپنی اصطلاح میں ہر جگہ معصیت اور گناہ کیلئے (اسراف) کا لفظ اختیار کیا : (قل يا عبادي الذين اسرفوا على انفسهم لا تقنطوا من رحمة الله) " اے وہ میرے بندو' کہ تم نے اپنے نفسوں پر اسراف کیا ہے رحمت الہی سے مایوس نہو " یہاں مسرفین سے مراد سخت درجے کے گناہگار اور معصیت شعار انسان ہیں کیونکہ آیت کا شان نزول' نیز آگے چلکر (ان الله يغفر الذنوب جميعا) کہنا اسکی پوری طرح تشریح کردیتا ہے - اسراف کی تعریف (صرف الشئ فيما ينبغي' زائداً على ما ينبغي) اور (تجاوز الحد في كل شيء - "راغب") ہے' یعنے " کسی چیز کو اسکی ضرورت سے زیادہ خرچ کرنا اور ہر شے کا اپنے حد سے تجاوز کر جانا " اس سے بڑھکر گناہ کی کیا تعریف ہو سکتی تھی کہ وہ قوتوں اور خواہشوں کے بے اعتدالانہ خرچ کا نام ہے - (اسراف) کے علاوہ اصطلاح قرانی میں ایک لفظ (تبذیر) بھی ہے' جیسا کہ فرمایا : ان المبذرين كانوا اخوان الشياطين [بے موقع اور بے ضرورت مال و دولت کو ضائع کرنے والے شیطان کے بھائی ہیں] لیکن تبذیر اور اسراف میں ایک باریک فرق یہ ہے کہ کسی شے کے خرچ کرنے کی مختلف صورتیں ہوتی ہیں' بعض چیزیں خرچ تو کی جاتی ہیں انکے ٹھیک ٹھیک مصرف میں' لیکن تعداد صرف ضرورت اور حد معینہ سے زائد ہوتی ہے اور طریق صرف صحیح نہیں ہوتا مثلاً ایک مجرم پر اسکے قصور سے زیادہ غضبناک ہونا اور مناسب سزادینے کی جگہ مار پیٹ سے کام لینا - بیشک ایک مجرم کو اسکے جرم کی پاداش ملنی چاہئے اور اس لحاظ سے آپکے غصے اور غضب کا خرچ اپنے صحیح مصرف میں ہوا' لیکن جس مقدا[ر] اور جس صورت میں غصے کو آپ خرچ کر رہے ہیں یہ اسکے جس[...] [ض]رورت سے زیادہ ہے' اور اسی کا نام (اسراف) ہے -

برخلاف (تبذیر) کے کہ اسکی تعریف (صرف الشيء فيما لا ينبغي) بیان کی گئی ہے" یعنی "کسی چیز کو اسکے مصرف کے علاوہ دوسری جگہ خرچ کرنا" مثلاً دولت نفس کے ضروری آرام و آسایش، اعزاز اقارب کی اعانت" اور اعمال حسنہ میں خرچ کرنے کیلئے ہے، مگر آپ اُسے محض اپنی جاہ و نمایش، دنیوی عزت، اور حکام کی نظروں میں رسوخ حاصل کرنے کیلئے باسماے مختلفہ لٹانا شروع کردیں، تو قرآن کریم اسکو (تبذیر) سے تعبیر کریگا اور چونکہ اسکا نقصان اسراف سے شدید تر ہے" اسلئے وعید بھی سخت وارد ہوئی کہ مسرف کیلئے تو صرف (ان الله لا يحب المسرفين) "خدا اسراف کرنے والوں کو دوست نہیں رکھتا" فرمایا اور (تبذیر) کے مرتکبین کو (كانوا اخوان الشياطين) کہکر "شیطان کے اخوان و اقارب" میں شمار کیا گیا -

اسراف اور تبذیر کا یہ فرق خود قران کریم سے ماخوذ ہے، تفسیر بالراے نہیں ہے - یہ دونوں لفظ جہاں جہاں بولے گئے ہیں اگر انکا استقصا کیا جاے تو خود بخود یہ فرق ظاہر ہو جاے گا مثلاً :

كلوا واشربوا ولا تسرفوا" کھاؤ اور پیو لیکن اسراف نہ کرو الله اسراف ان الله لا يحب المسرفين کرنے والوں کو دوست نہیں رکھتا -

بھوک اور پیاس میں غذا اور پانی کا صرف، ایک بالکل صحیح مصرف کا خرچ ہے اور اشیا کا بے موقع خرچ کرنا نہیں ہے" غذا کھانے ہی کیلئے ہے اور پانی پینے ہی کیلئے" لیکن اگر حد خواہش اور ضرورت سے زیادہ کھایا جاے" یا انکی طیاری اور طریق اکل و شرب میں بیجا روپیہ خرچ کیا جاے تو یہ اسراف ہوجاے گا - اسی لئے فرمایا کہ اسراف مت کرو - لیکن ایک دوسرے موقعہ میں صورت خرچ اشیا اس سے مختلف تھی :

وات ذا القربى حقه اور اقارب کا حق انکو دو، نیز مسکین والمسكين وابن السبيل، اور مسافر کے حقوق ادا کرو، اور دولت ولا تبذر تبذيرا - کو بے جا ضائع مت کرو -

یہاں چونکہ مقصود یہ تھا کہ دولت کا مصرف صحیح، اعزاء و اقارب وغیرہ کے حقوق ادا کرنا ہے ؛ پس دوسرے کاموں میں اسکو بے موقع خرچ نکرو: اسلئے اسراف نہیں کہا بلکہ تبذیر کے لفظ سے تعبیر کیا گیا -

رجوع الى المقصود

حاصل سخن یہ ہے کہ گناہ، معصیت، فسق، جرم، اور ہر وہ شے جسکا شمار برائیوں اور بدیوں میں ہے، في الحقيقت بے اعتدالی اور افراط و تفریط ہی کا نام ہے - اسکے مقابلہ میں نیکی اور خیر کو صرف ایک ہی لفظ (عدل) سے تعبیر کیجئے کہ ہر وہ شے جسمیں عدل پایا جاے، یقیناً نیکی اور عمل خیر ہے - قران ہر جگہ ہر طرح کے محاسن و فضائل کو اسی جامع و مانع لفظ سے تعبیر کرتا ہے - اسی اصطلاح میں صراط المستقیم، توازن قسط، میزان الموازین، قسطاس المستقیم، اور عدم تطفف، اور اسی طرح کے بیسیوں الفاظ اسی ایک مقام عدل سے عبارت ہیں - وہ ہر جگہ اور ہر تعلیم میں لا تعتدوا (زیادتی مت کرو) اور اعدلوا (عدل کرو) کے اصول کی دعوت دیتا ہے، اور اسی راہ عدل کو اقرب الى التقوى بتلاتا ہے - اسکی تعلیم کا خلاصہ ہر شے میں - خواہ وہ اُسکی عبادت اور بندگی

اور خواہ اسکی راہ میں خیرات و بخشش ہی کیوں نہو - یہ ہے :

ولا تجعل يدك مغلولة الى عنقك ولا تبسطها كل البسط، فتقعد ملوما محسورا (۱۷ : ۳۲) اور اپنا ہاتھ نہ تو اس طرح سکیڑ کہ گویا گردن میں بندھگیا ہے اور نہ بالکل پھیلا ہی دو، ورنہ تم خالی ہاتھ بیٹھے رہجاؤگے اور لوگ تم کو ملامت کرینگے -

ہر کام کیلئے اس آیت میں اعتدال کی ایک جامع مثال بیان کردی گئی ہے -

امر بالمعروف و نہی عن المنکر سے مقصود قیام عدل ہے

پس جیسا کہ ہم نے ابتدا میں اس طرف اشارہ کیا تھا، جس جماعت کا فرض دعوت الى الخير، امر بالمعروف، اور نہی عن المنکر ہوگا، وہ دنیا میں ایک ایسی طاقت ہوگی جو صرف نیکی ہی کی خاطر دنیا میں بھیجی گئی ہے، اور چونکہ نیکی عبارت ہے عدل سے، اور بدی اُسکے عدم سے، اسلئے في الحقيقت وہ عدل کو قائم رکھنے والی اور ہر افراط و تفریط کو - کہ بدی اور گناہ ہے - روکنے والی جماعت ہوگی -

اب عدل کی حقیقت پر غور کیجئے تو وہ في الحقيقت ہر شے کی وسطی اور درمیانی حالت کا نام ہے - کسی ایک طرف جھک پڑیے تو یہ افراط و تفریط ہے" لیکن ٹھیک ٹھیک درمیان میں اس طرح ٹھہرے رہیے کہ بال برابر جگہ بھی کسی طرف زیادہ نہ بچی ہو تو اُسکا نام اعتدال اور عدل ہوگا - قرآن کریم نے اسکی نہایت عمدہ مثال دی ہے، ایک جگہ فرمایا :

وزنوا بالقسطاس المستقيم ذلك خير و احسن تاويلا (۱۷ : ۳۷) جب کسی چیز کو تولو، تو ترازو کی ڈنڈی سیدھی رکھو (تاکہ وزن میں دھوکا نہ ہو) یہی طریق خیر، اور نیک انجام ہے -

دوسری جگہ ایک سورت اس جملے سے شروع کی ہے :

ويل للمطففين (۸۳ : ۱) ماپ تول میں کم دینے والوں کیلئے بڑی تباہی ہے -

عدل کیلئے سب سے زیادہ مشاہدے میں آنے والی اور عام فہم مثال ترازو کی تھی، کہ اسکے تمام اعمال کی صحت کا دار و مدار محض اسکے اوپر کی سوئی پر ہے، جب تک وہ ٹھیک ٹھیک اپنے وسط میں قائم نہو جاے وزن کا اعتبار نہیں کیا جاسکتا، جوں ہی دونوں پلوں کا وزن مساوی ہوگا، معاً سوئی بھی وسط میں آکر ٹھہر جاے گی -

اسی لئے قرآن نے اکثر مقامات میں ترازو کی مثال سے کام لیا ہے، اور قیامت کے دن بھی انسانی اعمال کا فیصلہ اسی کے ہاتھ ہوگا :

فاما من ثقلت موازينه فهو في عيشة راضيه، و اما من خفت موازينه فامه هاويه - یہی سبب ہے کہ وسط کو عدل کے معنوں میں بولا جاتا ہے اور في الحقيقت (وكذلك جعلناكم امة وسطاً) میں بھی وسط سے مراد عدل ہی ہے -

جس جماعت کا فرض امر بالمعروف اور نہی عن المنکر ہو، اُس سے بڑھکر اور کونسی جماعت عند الله اور عند الناس عادل ہوسکتی ہے ؟ پس خدا تعالی نے فرمایا کہ " ہم نے تم کو تمام دنیا کے

لئے ایک عدل قائم کرنے والي امت بنایا تاکہ دنیا کیلئے تم ایک گواہ عادل کي حیثیت سے شہادت دیسکو"

خود قرآن مجید بھي اس معنی کي تائید کرتا ھے - ایک موقعہ پر فرمایا کہ (قال اوسطہم) اور وھاں بلا اختلاف (اوسطہم) سے مراد (اعدلہم) ھي ھے' امام رازي نے بروایت قفال ایک حدیث بھي درج کي ھے کہ آنحضرت نے خود اس آیت کي یوں تفسیر فرمائي : امۃ وسطا ای عدلا - اسکے علاوہ مشہور حدیث : خیر الا امور اوسطہا میں بھي اوسط بمعنے اعدل استعمال کیا گیا ھے' یعنے بہتر کام وہ ھیں جو ان میں مطابق عدل ھوں - آنحضرت کي نسبت کہا جاتا تھا کہ اوسط قریش نسباً - اور یہاں بھي ظاھر ھے کہ اوسط' اعدل ھي کے معنے میں بولا گیا ھے اور اسي بنا پر اس آیت سے (اجماع) کے حجۃ ھونے پر استدلال کیا جاتا ھے کہ جب امت کي عدالت نص سے ثابت ھوگئي' تو اُسکا اجماع یقیناً گمراھي وفساد سے محفوظ ھوگا -

پہلي اور دوسري آیت میں تطبیق

پہلي اور دوسري' دونوں آیتوں میں خدا تعالی نے امر بالمعروف و نہي عن المنکر کے فرض کا ذکر کیا ھے' لیکن پہلي آیت میں بظاھرِ الفاظ تمام امت کیلئے نہیں' بلکہ امت میں سے ایک جماعت خاص کیلئے اسکا فرض ھونا معلوم ھوتا ھے :

ولتکن منکم امۃ یدعون الی الخیر و یامرون بالمعروف (الخ) — تم میں سے ایک جماعت ھوني چاھئے جو خیر کي طرف بلاے اور نیکي کا حکم دے -

لیکن دوسري آیت میں کسي ایک جماعت کي تخصیص نہیں ھے' تمام امت کا امتیازِ ملّي اسي فرض کو قرار دیا ھے :

کنتم خیر امۃ اخرجت للناس تامرون بالمعروف (الخ) — تم سب میں بہتر امت ھو' اسلئے کہ نیکي کا حکم دیتے ھو (الخ)

دونوں آیتیں ایک ھي سورت اور ایک ھي رکوع میں ھیں' پھر دونوں میں اختلاف کیوں ھے ؟ پہلي میں یہ فرض محدود و مخصوص' اور دوسري میں عام ھے -

عام خیال یہ ھے کہ پہلي آیت میں خدا تعالی نے جن فرائض کا ذکر کیا ھے' ان میں سے ھر فرض اپني تکمیل کیلئے علم کا محتاج ھے - دعوت الی الخیر کیلئے ضرور ھے کہ اعمال خیر کا علم ھو' امر بالمعروف کیونکر انجام پاسکےگا جبکہ وہ کام معلوم نہونگے جن پر معروف کا اِطلاق ھو سکتا ھے ؟ نہي عن المنکر تو اور زیادہ علم و فضل اور درس و تدریس کا محتاج ھے' کیونکہ منکرات میں تمام محرمات و مکروھات فقہیہ داخل ھیں اور جب تک انکا علم نہو کیونکر اُنسے روکا جا سکتا ھے ؟

اس تفسیر کي بنا پر فیصلہ کر لیا گیا ھے کہ اس آیت (ولتکن منکم) میں (من) تبعیض کیلئے آیا ھے' اُس سے صرف ایک گروہ محدود (علما) مراد ھے' اور یہ تینوں باتیں صرف اُنھي کے فرائض میں داخل ھیں -

علما نے اس فرضِ عام کو اپنے لئے مخصوص کر لیا -

لیکن درحقیقت یہ خیال عملاً اور اعتقاداً ایک ایسي خطرناک غلطي تھي جسکو نہیں سمجھتا کہ کن لفظوں سے تعبیر کروں ؟ اس تیرہ سو برس میں اسلام کو اُن تمام غلط فہمیوں سے سابقہ پڑا جو اُس سے پہلے اُمم سابقہ کو پیش آچکي ھیں' لیکن کسي سخت سے سخت تحریف نے بھي مسلمانوں کو ایسا لاعلاج نقصان نہیں پہنچایا' جیسا اس غلطي سے پہنچا اور پہنچ رھا ھے - اسلام کي وہ دعوتِ الہي جو ایک عالمگیر اصلاح اور بین الملي جامعہ کے قیام کیلئے آئي تھي' اسي غلط فہمي سے زیادہ عرصے تک قائم نہ رھسکي - خلافت و نیابت الہي کا وہ شرف' جو مسلمانوں کو عطا کیا گیا تھا اور جسکي وجہ سے بہ حیثیتِ ملّي وہ تمام عالم میں خدا کا مقدس دست عمل تھے' بدبختانہ اسي غلط فہمي سے خاک میں ملا - رؤسائے روحاني اور پیشوایانِ مذھب نے جو مشرکانہ اختیارات اپنے لئے مخصوص کرلئے تھے اور جنکي غلامي سے دنیا کو نجات دلانا اس دین الہي کا اصلي مشن تھا' اسکي بیڑیاں پھر اسي غلط فہمي کي لعنت سے مسلمانوں کے پانوں میں پڑیں اور ایسي پڑیں کہ ابتک نہ نکل سکیں - چالیس کروڑ فرزندانِ الہي' جنکو اپنے اعمال حسنہ سے دنیا میں خدا کي تقدیس کا تخت جلال بننا تھا' آج اپني بداعمالیوں سے تمام قومي جرائم اور ملّي معاصي میں گرفتار ھیں' اور قہر الہي کو مدتوں سے دعوت دے رھے ھیں - یہ وھي معاصي ھیں' جنکي پاداش میں اقوامِ گذشتہ سے خدا نے اپنا رشتہ توڑا تھا' جنکي وجہ سے (داؤد) کے بنائے ھوے ھیکل سے روٹھہ کر رحمت الہي نے (اسماعیل) کي چني ھوئي دیواروں کو اپنا گھر بنایا تھا' اور پھر جنکي وجہ سے بني اسرائیل کو اپني نیابت سے معزول کرکے مسلمانوں کو اسپر سرافراز کیا تھا :

و لقد اھلکنا القرون من قبلکم لما ظلموا وجاءتھم رسلھم بالبینات وما کانوا لیومنوا ' کذلک نجزی اللہ القوم المجرمین - ثم جعلناکم خلائف في الارض من بعدھم لننظر کیف تعملون ؟ (۱۵ : ۳۵)	اور تم سے پہلے کتني قومیں گذر چکي ھیں کہ جب انہوں نے ظلم و معاصي پر کمر باندھي تو ھم نے انہیں ھلاک کردیا - اونکے رسول کھلي کھلي نشانیاں لیکر آئے تھے مگر انہیں ایمان نصیب نہیں ھوا ' مجرموں کو ھم ایسي ھي سزا دیا کرتے ھیں - پھر انکو ھلاک کرنے کے بعد ھم نے تم کو دنیا کي پادشاھت دیکر اُنکا جانشین بنایا تاکہ دیکھیں کہ کیسے عمل کرتے ھو ؟

مگر یہ بد بختي بھي صرف اسي غلط فہمي کا نتیجہ ھے -

لیکن یہ سب کچھہ کیونکر ھوا ؟ اِسطرح' کہ اعتقاد ھي سے عمل وجود پذیر ھوتا ھے' اس غلط فہمي کا پہلا نتیجہ یہ نکلا کہ (امر بالمعروف) جو در اصل ھر فرد اسلامي کا فرض تھا' اور صحابۂ کرام کي زندگي اسکي عملي شہادت ھمارے سامنے ھے : وہ روز بروز ایک محدود دائرے میں سمٹتا گیا' اور سمٹتے سمٹتے ایک غیر محسوس نقطہ بنکر رھگیا' اب اسکے وجود میں بھي شک ھے -

دنیا کے تمام مذاھب کے انحطاط و ھلاکت کي ایک بڑي علت رؤساء مذھبي کا معبودانہ اقتدار ھے' اسلام نے اس زھر کا تریاق اسي اصل اصول کو تجویز کیا تھا کہ امر بالمعروف کي خدمت کو اسطرح عام' اور ھر فرد ملت پر پھیلا دیا جاے' کہ پھر کسي مخصوص گروہ کو

ذریعه سے اقتدار حاصل کرنے کا موقعه نه ملے اور هندؤں کے برهمنوں' اور عیسائیوں کے رومن کیتھولک فادروں کي طرح' مذهبي دعوت و اصلاح کو کوئي جماعت اپني اقلیم حکمراني نه بنالے که یفعل ما یشاء و یحکم ما یرید - لیکن اب صدیوں سے دیکھئے تو مسلمان جن بیڑوں کو کاٹنے آئے تھے آنسے خود آنکے پانوں بوجھل هو رهے هیں - اس فرض الهي کو (علما) نے اپنا موروثي حق بنا لیا هے جسمیں آور کسي فرد کو دخل دینے کي اجازت نہیں - شیطان (اپني قدیمي عادت کي طرح) جب ضرورت دیکھتا هے انکو اپنے اعمال ابلیسانه کیلئے آلهٔ کار بنا لیتا هے اور امر بالمعروف و نهي عن المنکر کي جگه (امر بالمنکر و نهي عن المعروف) کے فرائض انکے هاتھوں انجام پاتے هیں - باقي تمام قوم اپنے اس فرض کي طرف سے غافل و بے خبر هے اور جهل مذهبي کے سبب سے (علما) کے اس غصبِ حقوقِ عامه پر قانع هوگئي هے - خدا کي حکومت کوئي بھي اپنے اوپر محسوس نہیں کرتا' نیکیوں کي طرف سے سب کي آنکھیں بند هیں' اور برائیوں پر سے هر شخص اسطرح گذر جاتا هے گویا اسکو کان سننے کیلئے اور آنکھیں دیکھنے کیلئے ملي هي نہیں : فانها لا تعمی الابصار' ولکن تعمی القلوب التي في الصدور (۲۲ : ۶۴)

دونوں آیتوں کا منشا ایک هے

حقیقت یه هے که دونوں آیتوں میں کوئي اختلاف نہیں' دونوں کا منشا ایک هے اور دونوں اس فرض کو بغیر کسي تخصیص و تحدید کے هر قائل کلمهٔ توحید کا فرض قرار دیتي هیں' البته پہلي آیت میں (ولتکن منکم) کا لفظ اشتباه پیدا کرتا هے که (منکم) بیان تبعیض کیلئے هے' یعنے تم میں سے بعض لوگوں کي ایک جماعت اس فرض کو اپنے ذمے لیلے' لیکن چونکه آگے چلکر دوسري آیت نے اس فرض میں تمام امت کو شامل کر لیا هے اسلئے یہاں (منکم) کو تبعیض کیلئے قرار دینا هي غلط هے' بلکه وه یقیناً توضیح و تبئین کیلئے آیا هے جیسا هر زبان کے محاورے میں عموماً بولا کرتے هیں' مثلاً عربي میں کہیں گے : للامیر' من غلمانه عسکر - ولفلان' من اولاده جند - یعنے امیر کے لڑکوں سے فوج کے سپاهي هیں اور فلاں شخص کي اولاد سے لشکر مرتب هو رها هے' تو اس سے امیر کے تمام لڑکے مراد هونگے نه که بعض - خود قرآن میں ایک موقعه پر فرمایا هے که فاجتنبوا الرجس من الاوثان (۲۲ : ۳۱) مگر اسکا یه مطلب نہیں هے که بتوں کے علاوه آور کسي شے کي ناپاکي سے پرهیز نه کیا جاے - غرضکه یہاں (من) افادهٔ معني تبئین کرتا هے نه که تبعیض - (امام رازي) نے دوسرے قول کو بیان کرتے هوے اسپر کافي بحث کي هے - فمن شاء التفصیل فلیرجع الیه (جلد ۲ : ۲۲۸) -

لیکن اس بحث کو ختم کرنے سے پہلے هم قرآن مجید کي ایک اور آیت اس مضمون کے متعلق پیش کرتے هیں' اگر (امام رازي) نے اس آیت کو بھي پیش نظر رکھا هوتا تو انکو متعدد آراؤ توجیہات کے لا حاصل نقل کرنے کي ضرورت نہوتي - سورهٔ (حج) کے پانچویں رکوع میں خدا تعالی نے کافروں کے اُن مظالم کي طرف اشاره کیا هے' جنمے آغاز اسلام کے مسلمانوں کو سامنا هوا تھا - پھر دفاع و حفظ نفس کیلئے قتال کي اجازت دي هے' اور اسکے بعد کہا هے :

الذین اِن مکناهم في الارض اقامــو الصلــوة وآتو الزکواة وامــروا بالمــعروف ونهوا عن المـنـکـر' ولله عاقـبـة الامــور - (۲۲ : ۴۳)	اگر هم (اِن مظلوم مسلمانوں) کو (حکومت اور خلافت) دیکر زمین میں قائم کردیں تو وه نہایت اچھے کام انجام دینگے یعني نماز پڑھینگے' زکواة دینگے' لوگوں کو اچھے کاموں کا حکم دینگے اور برائي سے روکیں گے اور سب کا انجام کار الله هي کے هاتھه هے -

یه آیت اس بارے میں بالکل صاف اور فیصله کن هے - خدا تعالی نے مسلمانوں کو کامیاب کرنے کي علت یه بیان کي هے که وه زمین پر حکمراں هونے که بعد اچھے اور نیک کاموں کو انجام دینگے - پھر اُن کاموں کي بالترتیب تشریح کي هے اور سب کو مسلسل عطف کے ساتھه بیان کیا هے' جو معطوف و معطوف علیه میں تسویه ثابت کرتا هے - پہلے نماز کا ذکر کیا' پھر زکواة کا' اور یه دونوں عمل هر جگهه قرآن میں ایک ساتھه بیان کئے گئے هیں - اسکے بعد امر بالمعروف اور نهي عن المنکر کا نام آیا هے اور اُسي سلسلهٔ اعمال میں' جسمیں نماز اور زکواة بلهجهٔ وجوب و فرض بیان کئے جاتے هیں - اس سے ثابت هوگیا : که

(۱) مسلمانوں کو خدا نے جو نصرت و فتح اور دنیا میں کامیابي عطا فرمائي' اسکي علت یه تھي که تاکه وه اعمال حسنه انجام دیں -

(۲) وه اعمال حسنه (علی الخصوص) قیام نماز' اداے زکواة اور امر بالمعروف و نهي عن المنکر هیں -

(۳) نمــاز اور زکواة هر مسلمان پر فرض هے پس امر بالمعروف اور نهي عن المنکر بھي هر مسلمان کے فرائض میں داخل هے -

[کئي کالم هوچکے مگر ابھي ان آیات کے اشـارات باقي هیں' مجبوراً اس نمبر کو اس اجمالي تذکرے هي پر ختم کردیتے هیں' آئنده نمبر میں موضوع بحث یه هوگا که امر بالمعروف کے حدود کیا کیا هیں ؟ اور نهي عن المنکر کیلئے قرآن و حدیث اور عمل سلف صالح سے همارے لئے فیصله کن اصول کونسا هے ؟]

اس نمبر کي تصاویر

آجکے نمبر میں ایک بڑي تصویر عین میدان جنگ کي دي جاتي هے - ۲۴ فروري کو برقه میں ایک سخت و شدید معرکه هوا تھا' اُسي معرکے کا یه ایک منظر هے -

دوسري تصویر کو غور سے دیکھئے تو نہایت دلچسپ نتائج اپنے اندر رکھتي هے - اندرون طرابلس میں باربرداري کي جو مشکلات اٹلي کو پیش آئیں اور جنکي وجه سے وه ابتک ایک قدم بھي آگے نه بڑھا سکي' اسکا اندازه اس سے کیا جاسکتا هے - خچر نے جب چلنے سے جواب دیدیا تو تمام اٹالین جو گاڑي میں سوار تھے نیچے اتر آے اور سب ملکر زور لگارهے هیں که کسي طرح ایک قدم آگے بڑھے' مگر گاڑي کے پیچھے اور خچر کے آگے نه چلنے کي قسم کھائي هے -

مسلم یونیورسٹي
کے خواب کي تعبیر

گورنمنٹ کے صیغۂ تعلیم کے معبّر کي زباني

(۱)

ماہرین علم النفس نے دماغ کے اعمال و قویٰ کي تفتیش میں عجیب عجیب تجربے کئے ہیں - جب خواب کي حقیقت کي تحقیق منظور ہوئي تو کہتے ہیں کہ متعدد علما عرصے تک صرف یہ تجربہ کرتے رہے کہ سوتے ہوے آدمي کے قریب بیٹھکر طرح طرح کي حرکتیں کرتے تھے تاکہ اسکا خفیف سا حس بغیر نیند میں خلل ڈالے معمول کو بھي ہوتا رہے - نیند سے ہوشیار ہونے کے بعد جب معمول سے دریافت کیا جاتا تو اُن تمام حرکات کے اثرات کو کسي مرتب خواب کي صورت میں بیان کرتا اور اسطرح یہ تجربہ اس تحقیق تک پہنچاتا کہ خواب میں دماغ کے اندروني حاسّوں کے سوا خارجي اثرات کو بھي دخل ہے - مثلاً جب کبھي معمول کے سرہانے بیٹھکر کوئي ہلکي سي آواز مسلسل پیدا کي جاتي اور ساتھہ ہي خفیف سا شور و غل بھي برپا کیاجاتا - تو معمول خواب میں دیکھتا کہ معرکہ جنگ گرم ہے اور توپ کے گولے بکثرت چھوٹ رہے ہیں - اسکو بالکل اسکا یقین ہوتا ' مگر عامل سمجھتا کہ یہ تو صرف لکڑي کي چوٹ سے کسي شے پر تُک تُک کرنے کي آواز تھي -

(اسپریچولیزم) کے جو لوگ مدعي ہیں' وہ خواب مقناطیسي کے تجارب میں بھي ایسے ہي واقعات بتلاتے ہیں -

یہي حال ہندوستان میں برٹش گورنمنٹ کي موجودہ استبدادي پالیسي کا ہے ' اور علی الخصوص اپنے اُن اعمال میں جو مسلمانوں کے متعلق ہیں وہ بالکل کسي علم دماغ کے تجربہ کرنے والے ڈاکٹر یا کسي ماہرِ فن مسمرائزر کي طرح چھہ کروڑ مسلمانوں کو سلاکر خواب کي قوتوں کا تجربہ کر رہي ہے - پہلے خود ہي آہستہ آہستہ اُنکے بستر کے پاس آتي ہے اور اپني طلسمي چھڑي سے فرش کو کھٹکھٹانا شروع کردیتي ہے ' آہستہ آہستہ زبان سے بھي کچھہ الفاظ نکالتي ہے جو گو سننے والے کیلئے کوئي معني نہ رکھتے ہوں مگر اس عمل کیلئے الف لیلہ کے عجیب الخواص منتر ہوتے ہیں ' تھوڑي دیر کے بعد جب معمول اُٹھتا ہے تو اسکو یقین ہوتا ہے کہ میں نے ایک عجیب و غریب خواب دیکھا ' معرکۂ کارزار گرم تھا ' توپوں کے دہانے گولہ باري کر رہے تھے ' ہر طرف ہنگامۂ دار و گیر سے میدان رستخیز کا دھوکا ہوتا تھا ' مدتوں اس خواب کے پیچھے سرگراني رہتي ہے' بالاخر پھر گورنمنٹ ہي اپنے (عامل) کے بھیس کو بدلکر ایک مشاق (معبّر) کے لباس میں سامنے آتي ہے اور عرصے تک سر بزانوئے تفکر رہکر اُسکي تعبیر بیان کرتي ہے -

ازان بدرد دگر ہر زمان گرفتارم
کہ شیوہاے ترا باہم آشنائي نیست

(مسلم یونیورسٹي) بھي اس سلسلۂ تجارب کا ایک عمل تھا ' یہ خواب کچھہ دنوں بالکل سربستہ رہا ' بہت سے دماغوں کو اسکي تعبیر کے لئے سرگراني تھي ' لیکن بالاخر جب تجربہ حد تکمیل کو پہنچ گیا تو آنریبل ممبر تعلیم (سرہارکورٹ بٹلر) ایک ماہر فن معبّر کي حیثیت سے اسکي تعبیر کو گم گشتگان خواب حیراني کي ہدایت کے لئے شائع فرماتے ہیں -

ہم صرف خواب ہي دیکھتے رہے ہیں' تعبیر ہمیشہ گورنمنٹ کے معبرین ہي کے ہاتھہ رہي ہے' اسلئے ہمارے لئے یہ کوئي نیا واقعہ نہیں' البتہ اب کے اس تجربے میں معلوم ہوتا ہے کہ کوئي نقص رہگیا کیونکہ خواب دیکھنے والوں کا بیان ہے کہ خواب پر تعبیر ٹھیک ٹھیک منطبق نہیں ہوتي - یہ کہنا تو بالکل خلاف قیاس ہے کہ معمول کي طرف سے اس تجربے کو نقصان پہنچا ہو' نیند پختہ ' غفلت شدید' اور اعضا بدستور بے حس و حرکت تھے' البتہ شاید عامل ہي کے طرف سے کوئي کوتاہي ہوئي ہو' یا پھر خواب تو بدستور سابق' اور تعبیر حسب عادت اسکي تمام جزئیات پر منطبق؛ لیکن زمانے کي بے عقیدتي اور سوء ظني بڑھگئي ہے کہ ارباب علم و فن کي تلقینات پر اعتماد نہیں رہا اور یہ آخري توجیہہ ہي عقل و درایت کے مطابق معلوم ہوتي ہے -

* * *

۱۲ - اگست کو شملہ سے آنریبل مسٹر بٹلر کي مراسلات مسلم اور ہندو یونیورسیٹیوں کے نام شائع ہوئي ہیں ' جنمیں متعدد دلائل پیش کرکے ثابت کرنا چاہا ہے کہ عدم الحاق کي نسبت جو کچھہ وزیر ہند نے فیصلہ کیا وہ گذشتہ وعدوں کے بالکل مطابق ہے ' نیز متعدد مصالح و فوائد کے لحاظ سے مسلمانوں کیلئے بہتري بھي اسي میں ہے کہ اسکو منظور کرلیں -

ہمکو معلوم نہیں کہ ان دلائل کا کمیٹي نے کیا جواب دیا ' مقامي معاصر (ڈیلي نیوز) لکھتا ہے کہ اس چٹھي کے دلائل اٹل اور نہایت مضبوط ہیں اسلیے کہ ابتک کوئي جواب اسکا شائع نہیں کیا گیا - ممکن ہے کہ ایسا ہي ہو' لیکن ہم دیکھتے ہیں تو اس تمام مراسلے میں ایک چیز بھي ایسي نہیں پاتے جسکو مجازاً بھي دلیل کہا جاسکے - اور اگر دلائل ہیں تو سخت تعجب ہے کہ صیغۂ تعلیم کا ایک افسر اعلیٰ کیونکر دلائل و براہین کي منطقي اصطلاحات کا - جو دنیا میں ارسطو کے زمانے سے مسائل و مباحث کے سلجھانے کا قیمتي وسیلہ رہے ہیں - علانیہ اسطرح توہین کرسکا ؟ پورے مراسلے میں کاش ایک سطر بھي ایسي ہوتي جو گورنمنٹ کے اس عجیب الخواص صیغۂ تعلیم کي رسمي اور سرکاري عزت کے درجے کو اپني جگہ سے گرنے نہ دیتي - اگر اتنا بھي ہوتا تو ہم چپ ہو رہتے ' کیونکہ جو صیغہ آجتک برٹش انڈیا میں ہمیشہ ناکام ترین سرکاري دفتر رہا ہے ' اسکے طرف سے اونچي توقعات رکھني دانشمندي کے خلاف ہے -

ایک بحث طلب تمہید کے بعد (جسکو ہم دوسرے آرٹکل کیلئے اٹھا رکھتے ہیں) آنریبل مسٹر بٹلر نے اپنا مراسلہ حجت الزامي کے طریق استدلال سے شروع کرنا چاہا ہے جبکہ وہ لکھتے ہیں کہ :

" سرسید کي تمنا تھي که عليگڈھ کو ايک قيامي (رزيڈنشيل) يونيورستي بنا ئيں اور اسکا اعاده اُس وقت سے برابر سر برآورده مسمانوں اور ارکان کالج کي جانب سے هوتا رها هے ' مسودۂ قانون اساسي کي تمهيد ميں بهي ايسا هي بيان کيا گيا هے "

اور پهر اس سے استدلال کرتے هيں که چونکه انکے نزديک ريزيڈنشيل يونيورستي کيلئے ضرور هے که مقامي هو ' اسيلیے خود سرسيد بهي وهي چاهتے تهے جو آج انکا موکل (دفتر هند) چاهتا هے اور جسکي وکالت انجام دينے کيلئے انريبل ممبر تعليم کو سرسيد کے خيالات سے استدلال کرنے کي زحمت گوارا کرني پڑي هے -

هم ممنون هيں که ايک ذمه دار افسر اعلى همارے اميدوں اور ارادوں کا اتنا اچها مطالعه کرتا رها هے که ٹهيک ٹهيک هماري طرح اسکو تعبير کرنے کي استعداد اپنے اندر رکهتا هے - بيشک سر سيد مرحوم کا يهي مقصد تها که اپني قوم کو گورنمنٹ کي بے معني اور انساني تربيت سے معرا تعليم کي غلامي سے نجات دلائيں اور محض امتحان لينے والي يونيورسٹياں قائم کر کے گورنمنٹ جس طرح تيس کروڑ انسانوں کو تربيت و تعليم کے اصلي محاسن سے محروم رکهنا چاهتي هے ' اس سے اپني قوم کو محفوظ کر ديں ؛ ليکن اگر اس سے مسٹر بٹلر کا يه اراده هے که خود سر سيد نے عدم الحاق کي زنجير ' کالج قائم کرتے هوے انکے لئے رکهه چهوڑي تهي تا که آج (لارڈ کرزن) مسلمانوں کي تعليم کے هاتهه پانؤں جکڑ ديں ' تو انهيں چاهئے که ابکا موسم گرما شمله پر بعافيت بسر کر کے جب اُتريں تو علي گڈه جاکر لٹن لائبريري سے (تهذيب الاخلاق) کي جلديں اور کميٹي (خواستگار تعليم مسلمانان) کي رپورٹيں نکلوا کر سمجهنے کے لئے اپنے دماغ پر ذرا بوجهه ڈاليں اور اسکے بعد کميٹي کو الزام دينے کا اراده کريں -

حقيقت يه هے که ايک تفصيلي مضمون علي گڈه کالج کي ابتدائي تاريخ ' کميٹي خواستگار تعليـــم کي رپورٹ ' اور مسٹر محمود کي اسکيم پر لکهنا چاهئے تا که يه روشني ميں آے که علي گڈه کالج بننا کيا چاهتا تها اور کيا بنگيا ؟ سنه ۱۸۷۲ ميں انجمن خواستگار تعليم مسلمانان نے جب اشتهار ديکر ۳۲ رسالے لکهوائے تو انپر غور و فکر کرنے کے بعد سر سيد نے اپنے ارادوں کو ايک مبسوط اسکيم کي صورت ميں پيش کيا تها - انجمن کي رپورٹ مطبوعه سنه ۱۸۷۲ اس وقت همارے سامنے هے ' اسميں وه اسکيم صفحه ۴۲ سے ۵۸ تک موجود هے ' اور کسي کو رپورٹ نه ملے تو تهذيب الاخلاق اول کي جلديں منگواکر اُسے ديکهه سکتا هے - اس اسکيم کے پڑهنے سے باول نظريه معلوم هو جاتا هے که سر سيـــد کا اراده يقيناً ايک قيــامي يونيورسٹي کے بنانے کا تها ' مگر وه همارے سرکاري منظر (مسٹر بٹلر) کي عجيب الخلقت منطق کي طرح قيامي يونيورسٹي کو وسيع الحلقه يونيورسٹي کا ضد و مخالف نهيں سمجهتے تهے - تعليم اور مضامين تعليم کا ذکر کر کے سر سيد نے ايک خاص عنوان " مدارس " کا قائم کيا هے اور اسکے نيچے لکهتے هيں :

" يه مدرسے هونگے اور هر شهر و قصبه و ضلع ميں جهاں ان کا قائم هونا ممکن و مناسب هو قائم هونے چاهئينگے - ان ميں تعليم صرف اُن قواعد کے مطابق هوگي جو اُردو مدرسه کے لئے هيں اور اُسي طرح اس مدرسه کے طالب علموں کو ايک سکنڈ لينگوج مقرر انگريزي يا فارسي يا عربي اختيار کرني هوگي -

اِس مدرسه ميں اور پہلے مدرسه اُردو ميں صرف اتنا فرق هوگا که اس مدرسه ميں ايک حد معين تک علوم پڑهائے جاوينگے اور جب اُس حد تک طالب علم پهنچ جاوينگے تو اِس مدرسه سے خارج هوجاوينگے اور اُن کو اختيار هوگا که اُس سے اعلى درجے کي تعليم اگر چاهيں تو مدرسة العلوم ميں داخل هوں - يه مدرسے اِس مراد سے هونگے که مدرسة العلوم کے لئے لڑکے تيار کريں - اِن کي مثال بعينه ايسي هوگي جيسے گورنمنٹ ضلع اسکول کالجوں کي بهرتي کے لئے طالب علم طيار کرتے هيں "

اسکے بعد انهوں نے مکتبوں اور اسکولوں کے متعلق بحث شروع کي هے اور لکهتے هيں :

" هر گاؤں اور قصبه ميں جهاں جهاں هوسکے مکتب قائم هونے چاهئيں - ان ميں قرآن شريف بهي پڑهايا جاوے اور اُردو زبان ميں کچهه کتابيں اور حساب وغيره سکهايا جاوے اور اُردو ميں لکهنا پڑهنا بهي سکهايا جاوے اور اِس مکتب ميں بهي کسي قدر فارسي اور کسي قدر انگريزي سکنڈ لينگوج هو "

اسکے بعد انهوں نے بتلايا هے که تعليم کے مختلف درجوں ميں کس کس عمر کے لڑکے لئے جائيں گے ' پهر بلحاظ عمر تعليم کے پانچ درجے قائم کيے هيں ' اُن ميں ابتدائي دو درجوں کو لکهکر لکهتے هيں ؛

" يه وه تعليم هے جو مدارس مجوزه (يعنے ماتحت مدارس) ميں تجويز کي گئي هے "

ليکن تيسرے درجے سے ليکر پانچويں درجے کي تعليم بيان کرکے جو اعلى کالجي تعليم هے : لکهتے هيں :

" يه پچهلي تينوں قسم کي تعليميں وه هيں جو مدرسه العلوم سے علاقه رکهتي هيں "

اِن اقتباسات سے صاف طور پر بغير کسي تاويل کے ثابت هوتا هے که

(۱) سرسيد ايک ريذيڈنشل تعليم گاه قائم کرنا چاهتے تهے -

(۲) مگر محض مقامي نهيں ' بلکه وسيع حلقه رکهنے والي - جسکے ماتحت هر شهر ميں مدرسے قائم کيے جائيں اور وه تمام مدرسة العلوم کے ماتحت هوں -

اسکولوں اور مکتبوں کو بهي اسکے ماتحت جاري کرنا مقصود تها جو اسکے لئے اور اسکے ماتحت مدرسوں کيلئے لڑکے طيار کرکے بهيجيں اور نيز اسکي نگراني ميں ابتدائي تعليم کا عمده انتظام کرسکيں -

افسوس هے که اس وقت هم کو کتابوں ميں تهذيب الاخلاق کي وه جلد نهيں ملي جسميں مسٹر محمود کي اسکيم شايع هوئي تهي ليکن هميں ايسا ياد پڑتا هے که خود اسميں بهي يهي منشا ظاهر کيا گيا هے که علي گڈه ميں مدرسه نهيں ' بلکه ايک يونيورسٹي قائم هو اور وه غير مقامي اور اپنے ماتحت کالجوں اور اسکولوں کي ايک بڑي تعداد رکهتي هو - گو يهاں سرسيد نے جا بجا مدرسة العلوم کا لفظ استعمال کيا هے اور بلهر کے جن مدرسوں کو ماتحت بتلاتے هيں وه

مراسلات

گویا ایک طرح کے هائی اسکول هیں جو مرکزی کالج کیلئے طلبا طیار کرینگے ' لیکن مسٹر محمود کی اسکیم کے دیکھنے سے صاف طور پر معلوم هوجاتا هے که مقصود کالج نهیں بلکه یونیورسٹی تها اور گو اسکا نام مدرسه رکها گیا هو [اسلئے که عربی میں یونیورسٹی کا کوئی ترجمه اجکل کے لفظ (جامعه) کی طرح اس وقت رائج نه تها] لیکن اسکے انتظام کی هر شاخ میں یورپ کی یونیورسٹیوں کی مثالیں هی پیش نظر تهیں - پس سرسید جو کچهه قائم کرنا چاهتے تهے اسکے یونیورسٹی هونے سے جب انکار نهیں کیا جاسکتا تو گذشته اقتباسات سے ثابت هوتا هے که اسکو ریذیڈنشل بنانے کے ساتهه غیر مقامی بهی رکهنا چاهتے تهے -

[باقی اینده]

مسلم یونیورسٹی اور راجه صاحب محمود آباد

میں نے اسوقت آپکے اخبار مورخه ۷ - اگست ۱۹۱۲ میں وه مضمون پڑها جو جناب نے مسلم یونیورسٹی پر تحریر فرمایا هے - جسقدر آپ نے اپنے بیش بها خیالات کا اظهار فرمایا هے اوسکی نسبت عرض کرنے کی مجهکو ضرورت نهیں - هر ایک مسلمان کو قومی مسائل پر راے زنی کا پورا حق حاصل هے - البته آپ نے اپنے مضمون کے آخری حصه میں جناب والا آنریبل راجه علی محمد خان صاحب پریسیڈنٹ کانسٹی ٹیوشن کمیٹی کی نسبت خاص طور پر جو کچهه لکها هے چونکه اوسکا تعلق واقعات سے هے اسلئے میں اپنا فرض سمجهتا هوں که جو صحیح حالات هیں وه پبلک کو معلوم هوں اور ایک ایسا شخص جو هر طرح پر قوم کے شکریه کا مستحق هے اوسکے متعلق قوم کو غلط فهمی نهو -

مجوزه مسلم یونیورسٹی کے متعلق ابتدا سے اسوقت تک گورنمنٹ کے ساتهه جو کچهه کارروائی هوئی هے اوسکی نسبت مجهکو ذاتی علم حاصل هے اور اوسکے لحاظ سے میں دعوے سے اس بات کو کهتا هوں که راجه صاحب ممدوح نے کبهی کسی معامله میں اس خیال سے که گورنمنٹ یا گورنمنٹ کا کوئی عهده دار انسے خوش هو قومی مقاصد کو کبهی فراموش نهیں کیا ' بلکه جس جرات اور بے باکی سے انهوں نے هر ایک معامله میں قومی مقاصد کی حفاظت کی هے اوس سے هم سب کو ایک گونه حیرت هے که باوجود مسلمان تعلقدار هونیکے انهوں نے ذاتی نفع و نقصان کا کچهه خیال نهیں کیا - سب کو معلوم هے که همارے صوبه کے لفٹننٹ گورنر مجوزه مسلم یونیورسٹی کی تحریک کو پسند نهیں کرتے هیں اور همارے صوبه کے انگریز عام طور پر اسکے موافق نه تهے لیکن راجه صاحب موصوف نے ان حالات کی کبهی پروا نهیں کی - اور اس صوبه میں اس تحریک کو کامیاب کرنے میں سب سے زیاده حصه لیا -

میں نهیں سمجهتا که آپکا وه معتبر ذریعه کونسا هے جسکی بنا پر آپ نے راجه صاحب موصوف پر ایسا بے بنیاد الزام لگایا - راجه صاحب ممدوح نے جو قومی خدمت کی هے وه قوم و پبلک کے سامنے هے - نه وه کسی اعتراف کی محتاج هے اور نه بیجا نکته چینی سے اوسکو کسی قسم کا اندیشه هے - البته جو اخبارنویس قومی خدمت کے داعی هیں اُن کو یه سمجهنا چاهئے که بغیر کافی تحقیق اور علم کے کسی شخص کی نیت پر پبلک میں حمله کرنا حق العباد کا خون کرنا هے - نهایت ممنون هونگا اگر آپ اِس عریضه کو اپنے اخبار میں شایع فرمادینگے فقط *

دستخط

(آنریبل صاحبزاده آفتاب احمد خان صاحب)

سول سروس کمیشن

—*—

جناب ایڈیٹر صاحب

غالباً جناب کی توجه اُس کمیشن کی طرف جسکو هوم گورنمنٹ نے هندوستان کے صیغه ملازمت' سرکاری پر از سر نو غور کرنے کے واسطے مقرر کیا هے اور جو عنقریب هندوستان میں آکر اهل ملک کی منشا کو دریافت کرنے والا هے - اول سے رجوع هوئی هوگی - علاوه اس کے که اس کمیشن کو ملکی خواهشوں پر متوجه کیا جائے - اس کی بهی اشد ضرورت هے که مسلمانوں کے قومی حقوق متعلق سرکاری نوکری پر بهی معزز اهل کمیشن کی توجه مائل کرائی جائے - پس جناب کو خود اور اپنے مضمون نگاروں سے اس کا بندوبست کرنا مناسب معلوم هوتا هے که آپ اور وه اپنے اهل ملک اور ناظرین کو مشوره دیں که اُن میں سے جو اپنا بیان بحضور کمیشن لکهانا چاهیں - اُن کو ایسا بیان کرنا چاهئے - جس سے مسلمانوں کے قومی حقوق نسبت ملازموں کے محفوظ هو جائیں - یه مسئله نهایت متانت - واقفیت اور سنجیدگی سے غور اور بحث کرنے کا هے اور اخبارات بهترین مشیر اُن کے واسطے هو سکتے هیں ' جو کمیشن موجوده کے حضور میں شهادت دیں گے -

یه ضرور هے که مالکان اخبارات اُن پرچوں کو جن میں اس کے متعلق اظهار خیال کیا هو - وقتاً فوقتاً اُن صاحبوں کے پاس بهیجدیا کریں جن کو وه اپنے نزدیک اس لائق جانتے هوں اور کمترین راقم عریضه هذا نهایت شکر گزار هوگا اگر آپ اس قسم کا هر ایک پرچه اِس نیازمند کے پاس بهیجدیں گے -

اس بات پر بهت زور دینے کی ضرورت نهیں هے که یه کام کیسا اهم هے - کیونکه اس کی سنجیدگی پورے طور پر ظاهر هے - پس امید هے که جناب اور جناب کے اخبار کے معزز ناظرین خاص توجه اس باره میں فرماتے رهیں گے امید هے که جناب اور جناب کے کاروبار عمده حالت میں هونگے

مکرر عرض یه هے که آپ کے معزز اخبار کے ناظرین میں سے کوئی صاحب ایسے هوں که وه بذریعه اخبارات اپنے خیالات کا شائع کرانا پسند نفرمائیں اون سے چاها جانا چاهئے که وه پرایوٹ خطوط سے راقم اثم کو یا اور کسی کو ضرور اپنی صلاح سے مدد دیں - فقط

(نواب حاجی اسماعیل خاں)

ناموران غزوۂ طرابلس

بیک باشي (میجر) محمد نوري بک کمانڈر (خمس)

میجر محمد نوري بک

—*—

ناموران غزوۂ طرابلس میں میجر موصوف کا نام بھي همیشه یادگار رهے گا - یه بھي اُن عثماني مجاهدین غیور میں سے هیں جنھوں نے دین و ملت کي کشتي کو جب امواج هلاکت کے حلقے میں دیکھا تو بغیر کسي تامل و جھجک کے بے اختیارانه سمندر میں کود پڑے اور پھر دنیا کي کوئي سخت سے سخت طاقت بھي ایسي نه تھي' جو ان فدائیان راہ الهی کو منزل مقصود تک پھنچنے سے روکتیں - آج ترکي کے جتنے افسر میدان جهاد میں چالیس کروڑ سے زیاده مسلمانوں کي عزت سنبھالے هوے هیں ' وہ سب کے سب تقریباً وهي لوگ هیں جو یا تو پیشتر سے وهاں موجود تھے اور یا بغیر حکومت کے بھیجے یا اشاره کیے سپاهیانه انداز سے نهیں' بلکه مجاهدانه عزم کے ساتھه خود بخود روانه هوگئے اور جاتے هي حالات کو یکایک پلٹا دیا - میجر موصوف بھي ایسے هي جان بازوں میں سے هیں اور آجکل (خمس) کے عثماني کیمپ کے افسر اعلی کي خدمات انجام دے رهے هیں -

میجر موصوف کي خدمات انکے یوم ورود سے لیکر آجتک نهایت نامورانه رهي هیں - مگر جس جماعت کے بچے اور عورتیں تک جوش و شجاعت کے غیر فاني مجسمے هوں ' اُن میں سے کسي ایک فرد واحد کي خصوصیت کے ساتھه کیا تعریف کي جاے ؟ رحمت الهي کا آفتاب جب کسي سرزمین پر چمکتا هے تو اونچے اونچے منار هي نهیں ' بلکه خاک کے ذرے بھي چمک اُٹھتے هیں : وذالك فضل الله یوتیه من یشاء ' والله ذوالفضل العظیم (۶۱ : ۴)

جسم انساني فاني هے ' مگر انساني فضائل کیلئے فنا نهیں - موت کا حربه اُسي وقت تک کارگر هے جب تک اسکي ضرب انساني گوشت اور هڈیوں پر هے ' لیکن اگر خدا کي ڈهال آپکے هاتھه میں هے تو آپکو کون مار سکتا هے ؟ (ابو جهل) اور (مسیلمه) اگر همیشه زنده بھي رهتے جب بھي بے روح لاشیں تھیں - لیکن محمد ابن عبد الله (صلعم) اپني عمر کے ۶۳ برس چار مهینے کے بعد بھي آغوش الهي میں زنده رها اور اب تک زنده هے -

هرگز نمیرد آنکه دلش زنده شد بعشق
ثبت ست بر جریدۂ عالم دوام ما

یه مقامات تو ارفع و اعلی هیں ' عام جان بازان ملک و ملت کو دیکھئے - (جوزف میزیني) مرگیا لیکن کیا اٹلي کهه سکتي هے که وہ زنده نهیں ؟ (احمد مدحت) کي هڈیوں کو کهتے هیں که بوسفورس میں پھینکدیا تھا ' لیکن کیا اسکے کارناموں کو بھي (عبد الحمید) بها سکتا تھا ؟ یهي حال آج اُن تمام جانفروشان ملت کا یقین کیجئے جو خاک طرابلس کو اپنے خون سے رنگین کر رهے هیں - صدیوں پر صدیاں گذر جائیں گي' تاریخ کئي جلدیں آگے بڑھجاے گي' دنیا سینکڑوں انقلابات و تغیرات سے اپني صورت بدل ڈالے گي ' مجاهدین طرابلس کي هڈیاں زیر خاک سڑ گل کر خاک میں ملجائیں گي: مگر انکے کار نامے همیشه زنده رهیں گے ' کبھي فنا نهونے والي روح انکو زنده رکھے گي ' وہ خدا - جو آج جھروکے میں بیٹھا هوا انکے خون کے فواروں ' انکي لاشوں کي پامالیوں ' انکي بیوه عورتوں کی فریادوں ' اور انکے یتیم بچوں کے آه و فغاں کو دیکھه رها هے - دنیا کي هر هستي کو هلاک کردیگا مگر اپنے ان عاشقان جانباز کو مرنے نه دیگا : ولا تقولوا لمن یقتل في سبیل الله اموات ' بل احیاء ' ولکن لا یشعرون -

---

کارزار طرابلس

برقـــہ کے معــرکے کا ایک منظـــر

حضرة شیخ سنوسی

کا منشور جہاد

(العلم کا نامہ نگار طرابلس سے لکھتا ہے :)

آغاز جنگ سے حضرة شیخ سنوسی اپنی تمام طاقت مجاھدین طرابلس کی حمایت کیلئے وقف کرچکے ھیں' اُنھوں نے جنگ کی خبر سنتے ھی اپنے طریقے کے تمام خانقاھوں اور زاویوں کے نام احکام جاری کیے ' تمام مشایخ ' کو جمع کیا ' اور انکو فوری احکام دئے کہ اپنی جماعتوں کو لیکر میدان قتال میں پہنچ جائیں ' الحمد للہ کہ اس اعانت کے نتایج معاً ظاھر ہوئے' آج تک جو فتح و نصرت اسلامی علم کو یہاں نصیب ھوئی ھے وہ عثمانی مجاھدین اور مشایخ سنوسیہ کی مشترک طاقت ھی کا نتیجہ ھے -

انکی دلی شرکت کا سب سے بڑا ثبوت یہ ھے کہ اپنی عادت اور اصول کے خلاف انھوں نے اعلان کردیا کہ بہت جلد بہ نفس نفیس میدان قتال میں تشریف لائیں گے اور اسمیں شک نہیں کہ وہ تاریخ جنگ طرابلس کا ایک زلزلہ انگیز وقت ھوگا -

چنانچہ وہ اپنی موجودہ قیام گاہ (کفررہ) سے چل چکے ھین انکے استقبال کیلئے جغبوب اور وادی قطمیر یہاں سے ایک وفد بھی روانہ ھوچکا ھے ' وہ اب تک پہنچ چکے ھوتے' لیکن چونکہ اُنکو درمیان کے تمام مقامات مین مجاھدین کو جمع کرنے اور اطراف جوانب کے قبائل کو بلانے کیلئے مجبوراً قیام کرنا پڑتا ھے ' پھر راہ کی دقتین ' گرمی کی شدت ' اور پانی کی قلت بھی عاجلانہ سفر سے مانع ھے اسلئے ابتک ھم انکی زیارت سے محروم رھے لیکن انشاء اللہ عنقریب مین انکے وصول طرابلس کی خبر آپکو دونگا -

انکے گذشتہ اعلانات تو آپ پڑہ چکے ھین لیکن آج انکا وہ اخری منشور جہاد آپکی خدمت مین بھیجتا ھون جسکی نقلین گذشتہ دو ماہ کے اندر تمام عرب قبائل مین شائع کی گئی ھین اور جس سے انکے جوش دینی اور غیرت میلی کا اندازہ کیا جاسکتا ھے [اسکے بعد شیخ موصوف کی مبسوط تحریر ھے جسمیں حمد و نعت کے بعد قرآن کریم کی ایات جہاد اور احادیث سے استدلال کرتے تمام مسلمانوں کو دعوت جہاد دی ھے اور اس موقعہ کو اسلامی شرف و بقا کیلئے نہایت نازک قرار دیکر التجا کی ھے کہ اپنے فرض کو محسوس کریں اور ھر طرف سے مجتمع ھوکر میدان قتال کے طرف روانہ ھوجائیں پھر مجاھدین کو مخاطب کرکے کہا ھے کہ تم لوگ رحمت الہی کے مستحق اور اسکی محبت کے مورد ھو' خدا نے تمہاری مدح کو اپنے کلام میں جگہ دی اور تمہاری تمام خطاؤں کو معاف کیا ' اپنے عزم کو اور محکم کرو ' اپنے جوش کو بجھنے نہ دو ' دشمنان جذاؤ ملائکہ کے فریب میں نہ آؤ اور یاد رکھو کہ خدانے تمہاری نصرت و کامیابی کا وعدہ کیا ھے اور انکا وعدہ غلط نہیں

آخر میں اپنے طریقے کے مشائخ و اصحاب طریقت کو متوجہ کیا ھے اور یہ کہکر ھمت بڑھائی ھے کہ تم اس سرزمین عرب کے فرزند ھو جس سے رسول عربی کا ظہور ھوا ' تم دین الہی کے سر چشمہ ھو' تم کو خدانے اپنی نیابت اور خلافت بخشی اور دنیا کی کنجیاں

تمهارے آگے ڈالدیں ' آج بهي اگر اسپر اعتماد کرکے اُٹهه کهڑے رهو تو اسکا هاتهه تمهارے پیٹهه پر هے اور اسکي جنود مخفي هرحال میں آمادۂ اعانت -

[اسْ منشور کے نیچے اُنکا خاص دستخط هے اور ١٨ جمادي الثانیه تاریخ تحریر هے خوف طوالت سے هم پورا ترجمه نه کرسکے]

شؤُن عثمانیه

ولائت کي ڈاک

(از منچسٹر گارجین)

ترکي کي مشکلات اور موجوده مسائل

یه تو مسلمات سے هے که ترکي کو مشکلات میں مبتلا دیکهکر اُسکے دشمنوں کے شرار آرزو چمک اُٹهینگے - (نووُوربمیا) میں اُسکے (صوفیا) کے نامه نگار کا تار شائع هوا هے جسکا مضمون حسب ذیل هے :—

" ترکي ایوان وزارت کے مستعفي هوجانے کے باعث گورنمنٹ اور ڈپلو میٹک حلقوں میں بحث و مباحثه کا بازار نهایت گرم

مقدونیه کے مهاجرین جنهوں نے (بلغاریه) میں توطن اختیار کیا هے اس تحریک کي تائید کے لئے اخلاقي اور مادي سهارا دینے کو مستعد هوجائینگے اور پهر صرف اتنے هي پر قانع نهونگے بلکه حکام پر اثر ڈالکر ترکونکے خلاف پالیسي پیدا کرنے پر مجبور کرینگے "

(فرنک فرٹر زیٹنگ) کا استمبولي نامه نگار کوائف مذکوره پر یه روشني ڈالتا هے —

" ڈپلومٹک حلقوں میں البانی مسئلے کي نشو و ترقي سخت اندیشه ناک نظروں سے دیکهي جاتي هے - اندیشه اسي بات سے پیدا هوا هے که اگر وزارت کے مشکلات کا سلسله یوں هي جاري رها تو باب عالي کو ایک عجب مصیبت پیش آئیگي جس سے صاف اور جانبر نکلنا اسکے لئے محال هوجائیگا - ایک البانیا کا مسئله ایسا آپڑا هے جس سے ترکي بدحواس هو رهي هے اور هر روز البانی جدید مطالبات اختراع کر کرکے ترکي کو کانٹوں پر گهسیٹتے هیں - یه اندیشه تو نهایت اهم صورت اختیار کر رها هے که اگر (البانیه) میں ترکي کے بلا رضا یا برضا آزاد حکومت قائم هوگئي تو ولایات (جنینا)

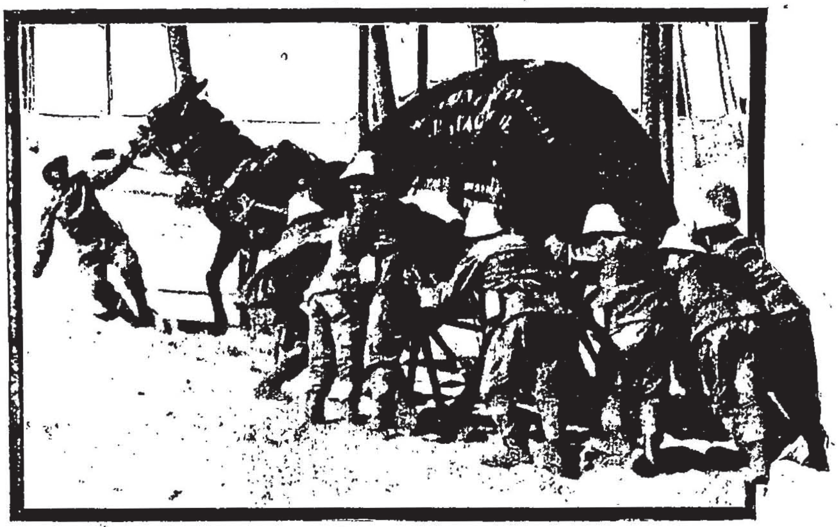

طرابلس میں اٹلي کي مشکلات

هورها هے اور یه یقین عالمگیر هورها هے که آینده وزارت بهي ایک موج رواں کیطرح اُٹهکر ناپید هوجائیگي اور قتل و خون کو یوں نشو و ترقي هوگي که یوروپین کانفرس منعقد هونے کي ضرورت نا گزیر هوجائیگي - عام راے تو یه هے که اگر ترکي کي پیچیدگیوں کا مسئله حل کرنے کي کوئي معقول صورت نظر آتي هے تو صرف اسي میں که یوروپین کانفرس منعقد هو ورنه بلقاني ریاستیں مسلح هوکر بیچ میں کود پڑینگي "

اخبار (تیمپس) کے ایک نوٹ میں اوپر کے مضمون کي یوں تشریح کي گئي هے

" قافلوں کے سابق سرداروں اور عساکر بلغاریه کے افسروں نے (جو پہلے مقدونیا کي کمیٹي میں ره چکے هیں) پیهم جلسے منعقد کرکے (مقدونیه) میں بغاوت و غداري کا راسته صاف کردیا هے اور اس سے مقصد یه هے که دول یورپ خواهي نخواهي بیچ میں پڑجائینگے - خود (مقدونیه) کي خفیه انجمین اسي تاک میں بیٹهي هوئي هیں که ساعت قریب آجائے اور هم آهنگ انقلاب بلند کردیں -

(اسکوبٹر) ' (مناستر) اور (کاسوا) بهي ترکوں کے دست اقتدار سے نکلکر آزاد البانیه سے ضم هو جائنگے - اُسوقت ریاست هاے بلقان کے لئے مسئلۂ مقدونیه کا پیمانۂ عمر لبریز هو جائیگا اور اُسکي جگه البانی عقده لے لے گا - ریاستهاے بلقان هرگز اس بات کو گوارا نه کرینگي که همارے تاریخي حقوق غیر محفوظ چهوڑد ئے جائیں - بلغاریه ' مانٹي نگرو ' سرویا اور یونان کي فوجي سرگرم تیاریاں نظر غائر کي محتاج هیں " -

نوجوان ترکوں کا ارگن (رومیلیه) جو سالونیکا سے شائع هوتا هے اسمیں ایک نهایت اهم اور توجهه طلب مضمون چهپا هے ' اسکا موضوع آسٹریا و بلغاریه کا پانزده ساله معاهده هے جو سنه ١٨٩٨ ع میں قرار پایا تها - اس معاهدے کے شرایط اولی حسب ذیل بتائے جاتے هیں :—

دفعه ٣ - شاه بلغاریه (روس) کي غاصبانه حرکت کي مزاحمت کرے ' اور (پرانے سرویا) کي آزادي و نجات کے حامیوں کي کوششوں کو پامال کردے -

دفعۂ ٤ - (آسٹریا) پر یه فرض رهیگا که مشرقي

(مقدونیہ) اور ولایت (اڈریانوپل) پر بلغاریہ کی حوصلہ مندانہ آرزوؤں کا احترام کیا جائے اور اس قرار داد کے معاوضے میں بلغاریہ بھی (نووی بازار) ولایات (عسکوب) (البانیہ) (مغربی مقدونیہ) (سالونیکا) اور (چلسیڈس) پر آسٹریا کے جائز حقوق کو تسلیم کرے -

دفعۂ ٥ - اگر (آسٹریا) الحاق بوسنیا ہرزی گونیا پر فیصلہ کرلے تو بلغاریہ کو واجب ہوگا کہ ترکی کے خلاف آسٹریا کی تائید کرے اور ضرورت ہو تو مانٹی نگرو اور سرویا کے خلاف بھی کھڑی ہو جائے ' اسکا معاوضہ آسٹریا کیجانب سے بلغاریہ کے اعلان آزادی اور مشرقی رومیلیا کی حریت کی حمایت کی شکل میں ہوگا -

دفعۂ ٦ - بلغاریہ کسی ایسی طاقت کے ساتھہ سیاسی یا فوجی اتحاد کرنے کے مجاز نہوسکیگی جو آسٹریا کے اتحادی حلقے میں نہو ' اسکی قیمت میں (آسٹریا) بلغاریہ کو زار کا خطاب اختیار کرنے میں مدد دیگی -

دفعۂ ٧ - اگر (آسٹریا) اور (روس) کے مابین لڑائی چھڑ جائے تو اس حالت میں بلغاریہ کا یہ فرض ہوگا کہ وہ بے طرفی کا اعلان کرکے روس کو اپنی زمین اور بندرگاہوں سے نہ گذرنے دے -

آخری تین دفعات کی نسبت بیان کیا گیا ہے کہ نہایت اہم ہیں ' ایک شرط کا مفہوم تو یہ ہے کہ اگر ترکی بلغاریہ پر حملہ آور ہوئی تو (آسٹریا) قدیم سرویا ' البانیا اور مقدونیہ پر قابض ہوجائگی اور جب ترکی نے آسٹریا پر حملہ کردیا تو بلغاریہ ولایت اڈریا نوپل پر قبضہ کرنے قسطنطنیہ کی طرف دھاوا کریگی -

٩ - اگر سلطنت عثمانیہ کو زوال آگیا تو آسٹریا اپنے حقوق کے اعتبار سے نووی بازار ' قدیم سرویا ' البانیہ ' مشرقی مقدونیہ ' سالونیکا ' اور تمام چلسیڈس پر قبضہ کرلیگی -

١٠ - میں سرویا سے امکان جنگ پر بحث کی گئی ہے اور لکھا ہے اگر (آسٹریا) اور سرویا میں جنگ ہوجائے اسوقت بلغاریا کا فرض ہوگا کہ (پرڈی) اور (نش) پر قبضہ کرلے ؛ اگر (بلغاریا) کے ساتھہ ہو تو آسٹرین فوج (بلغار) اور (قارہ گیوز) کیطرف دھاوا کردیگی - بعد جنگ کے (سرویا) کی تقسیم ہو جائیگی اور تمام مغربی حصہ (دیرنا) اور (موروا) سے لیکر (نش) اور (پسروج) (آسٹریا) کے قبضے میں آئیگا اور مشرقی حصہ بلغاریا کا حصہ ہے -

جنگ اٹلی و ترکی

(حدیدہ ١٥ اگست) :— اٹالین جنگی جہازات پائی مونت اور ارے تیوسا ٢٦ جولائی کو تمام دن ترکوں کی فوجی عمارت اور شہر سے باہر کیمپ پر گولے پھینکا کیئے -

میگزنوں میں آگ لگ کر دھماکا ہوا اور برابر دو دن تک آگ برستی رہی نقصان تخمیناً ایک لاکھ پونڈ کا ہوا .

اموات کی تعداد ٣ اور مجروح کی تعداد ٥ تھی -

(بمبئی ١٧ اگست) :— (ٹائمس آف انڈیا) کا نامہ نگار عدن سے لکھتا ہے : یہاں اس افواہ پر سب متفق اللسان ہیں کہ اطالوی ملاحوں کی ایک جماعت ایک جنگی جہاز سے قریب ساحل (زرنیک) اتری ہے - یہ مقام (حدیدہ) سے چند ساعت کے فاصلے پر واقع ہے - عربوں نے اطالیوں پر فیر کی جس سے دو ہلاک ہوگئے اسکا نتیجہ یہ ہوا کہ اطالی جنگی جہاز نے (رسل مغملاح) پر گولا باری کردی لیکن کسی شدید نقصان کی خبر نہیں آئی ایک پرایویٹ تار سے معلوم ہوا ہے کہ اٹالین ترکی بندرگاہوں اور حدیدہ کی فوجی مقامات پر گولا باری کر رہے ہیں -

(روما - ١٦ - اگست) :— (زوارہ) سے اطالویوں نے پیش قدمی کی جس سے غرض یہ تھی کہ پہاڑی مقامات پر قبضہ کرکے (تیونس) کی سرحد سے رسد وغیرہ کی آمد و رفت بند کردیں سخت لڑائی کے بعد آخر انہوں نے میدان مار لیا جسمیں ٦ اطالوی ہلاک اور ٩٨ مجروح ہوئے علاوہ بریں ٥ افسر بھی مارے گئے - لیکن ترکوں کا نقصان نہایت سنگین تھا -

ترکی اور مانٹی نگرو

(سنتنج ١٢) سرحد میں ترکی اور (مانٹی نگرو) کے مابین پھر جنگ کا آغاز ہوگیا -

ترکی فوجوں کی مدد کو کمک پہنچ گئی ہے -

(صوفیا ١٣) کل کوچنہ کے قتل عام پر بر افروختگی کی نمایش کی گئی نمائش کنندگاں کی جماعت نے سیاہ علم لیکر جلوسی شان سے دھاوا کیا - گرجوں کی گھنٹیاں بجتی تھیں اور تمام دکانیں بند کردی گئی تھین - ساتھہ ہی یہ رزلیوشن بھی پاس کیا گیا کہ ہماری گورنمنٹ مقدونیا کے بلغاریوں کو عثمانی اطاعت و انقیاد سے نجات دلانے کی کوشش کرے -

(لندن ١٤) سنتنج میں فخر الدین بک ترکی وکیل کی حیثیت سے مامور ہوا ہے -

(لندن ١٦) تمام بلغاریا میں شاہ فرڈیننڈ کی جوبلی کی خوشیاں منائی جارہی ہیں - ہزمجسٹی نے قدیم دارالسلطنۃ میں فوج کا معائنہ کیا اور اپنی تقریر میں اس بات پر زور دیا کہ صلح کن پالیسی کی سخت ضرورت ہے تمام آبادی میں اس تقریر سے سکون بخش اثر پیدا ہوا ہے -

(لندن ١٦) : - ریوٹر کو معلوم ہوا ہے کہ (آسٹریا ہنگری) نے دول عظام کو مدعو کیا ہے کہ عثمانی صوبہ‌ہاے بلقان کے کوائف کے متعلق مبادلۂ آرا کریں -

(لندن ١٧) صوبہ‌ہاے بلقان کے بارے میں تبادلۂ خیالاتکے لئے (کاؤنٹ وان برچٹولڈ) نے دول یورپ کو جو دعوت دی ہے اوسپر بہت نکتہ چینیاں ہو رہی ہیں - آسٹریا کے ذی فہم اخبارات بڑی احتیاط سے اسکی توضیح کرتے ہیں کہ ترکونکے معاملات میں مداخلت کرنے کا مقصد نہیں ہے آسٹریا صرف یہ چاہتی ہے کہ اقوام کے راضی رکھنے کے ارادیمیں ترکونکا [illegible] بتائے اور اس فرض کے ادائگی میں آسانی پیدا کرنیکی ضرورت کا ترکونکو یقین دلائے - یورپین کانفرنس منعقد کرنے کا ارادہ نہیں ہے [illegible] اسکا مباحثہ سفراء کی ذات سے سرانجام پائےگا -

(یورپی اخبارات کی رائیں) یورپکے اخبارات عموماً اس تجویز سے محتاط پسندیدگی ظاہر کرتے ہیں بعض اس خواہش کو روسی

رتب پر محمول کرتے ہیں جو نتیجہ ہے سینٹ پیٹرسبرگ کی ملاقاتی تقریر کا -

اخبار "آسٹریا ہنگرین" اس پر زور دے رہا ہے کہ ترکی معاملات میں دخل دینیکی کوئی تجویز پیش نہیں ہے صرف منشایہ ہے کہ تاوقتیکہ مختلف قوموںکی ضروریات کو پورا کرنیکا موقعہ نئی ترکی سلطنت کو نہ ملے تب تک بلقان میں امن قائم رکھنیکی صورت کو مضبوط کرنا چاہئے - ساتھہ ہی ریاستہاے بلقان کو دول یورپ کیطرف سے یہ مشورہ دیا جاے گا کہ آشتی بڑھانے والی روش اختیار کرے -

قسطنطنیہ میں زلزلہ

(قسطنطنیہ ۱۲) قسطنطنیہ میں سخت زلزلہ آیا ولائت (ادریا نوپل) کے جنوبی مغربی حصے میں ۱۵۰۰۰ هزار آدمی بے خان و مان ہوگئے ہیں ایک ہزار آدمی قسطنطنیہ کے ہسپتال میں پناہ گیر ہیں - شہر (ادریا نوپل میں ۲۰ مساجد اور دیگر سرکاری عمارات برباد ہوگئی ہیں - آخری تخمینہ ہلاک شدہ اور مجروحوں کا ۱۲۰۰ بتایا جاتا ہے -

(ایضاً) - آج گیلی پولی میں پھر تین بار زلزلہ محسوس ہوا

(قسطنطنیہ ۱۳) - جیسا پہلے تصور کیا گیا اس سے کہیں بڑھکر جان اور مال کا نقصان ہوا - لوگوں کی مصیبت و تباہی ناگفتہ بہ ہے - زلزلے اور آتش زدگی سے تمام خاندان بے نشان ہوگئے -

(قسطنطنیہ ۱۷) : امریکن حفاظتی جہاز اسکار پین زلزلے کا منظر دیکھکر واپس آیا ہے اور بیان کرتا ہے کہ زلزلے کے حوادث کے متعلق جتنی خبریں معلوم ہوئی تھیں اصل حالت اسی سے کہیں ابتر ہے - امریکن تخمینے کے مطابق تیس ہزار سے زیادہ ہلاک اور کم از کم چھہ ہزار زخمی پڑے ہیں - بعض قصبات میں لاشوں کے تعفن سے آدمی ایک لحمے کے لئے کھڑا نہیں ہو سکتا - بعض تو جلکر خاک کا ڈھیر بنگئے ہیں -

خوف و ہراس کا وہی عالم ہے - زلزلہ زدہ مکانات یکے بعد دیگرے گرتے جاتے ہیں - ایک گاؤں کا تو یہ حال ہے کہ وہاں کے لوگ ہاتھہ پر ہاتھہ رکھکر بیٹھے اپنی مصائب پر آنسو بہا رہے ہیں -

مصر کے پولیٹکل متہمین کو سزا

(قاہرہ ۱۳) :— خدیو معظم ، لارڈ کچنر اور مصر کے وزیر اعظم کے خلاف سازش کرنیوالوں کا فیصلہ ہوگیا - ایک کو پندرہ برس کی سخت بامشقت اور دو کو ۱۵ برس کی قید کی سزا دی گئی -

مراکش

* * *

(لندن ۱۲ اگست) - مولائی حفیظنے تاج و تخت اپنے بھائی مولائی یوسف کے حوالہ کردیا وہ ترقی صحت کے لئے (وشی) جائینگے اور ممکن ہے کہ طنجہ میں سکونت اختیار کرنے سے پہلے مکۂ معظمہ سے حج کر آئیں -

(لندن ۱۳) - مولائی حفیظ ڈرچیلا جہاز پر سوار ہو کر (جبل الطارق) آیا اور اسکے جہاز مقدونیہ پر سوار ہوکر مارسیلس روانہ ہوا اسنے برطانیہ کے جہاز پر اسلئے تبدیلی کی تاکہ فرانسیسی قیدی کہلائے جانے کی صورت قائم نہ رہے -

اسکی حرم طنجہ میں پہنچ گئی -

مولائی حفیظ کو ۱۵۰۰۰ پونڈ سالانہ وظیفہ ملا کریگا -

(لندن ۱۵) آج مولائی حفیظ (مارسیلس) پہنچے - وہاں فوجی شان سے انکا استقبال کیا گیا -

(پیرس ۱۷) جنوبی مراکو کے موجودہ کوائف پر فرانس میں سخت اندیشہ پیدا ہوگیا ہے - اسکا باعث یہ ہے کہ دعویدار سلطنت (الہبا) نے اپنی کاروائی شروع کردی ہے - سوا فرانسیسی قونصل اور وائیس قونصل کے تمام یوروپین مراکش چھوڑ کر چل دئے ہیں - (ریزیڈنٹ جنرل) کو سخت مشکل درپیش ہے - ایسی مصیبت کے وقت نئی بغاوت کا کھڑا ہوجانا ، اور (الہبا) کی سرکوبی کے لئے روانگی فوج کا امکان سے باہر ہونا ، یہ ساری باتیں قیام امن میں تاخیر پیدا کر دینگی -

اعلان

نظام الملک طوسی

سلسلۂ وزرائے اسلام کی پہلی جلد "البرامکہ" دو مرتبہ چھپکر شائع ہوچکی ہے - چنانچہ سلسلہ مذکورہ کی یہ دوسری جلد ہے - جس میں پانچویں صدی ہجری کے نامور وزیر خواجہ ابو علی حسن بن علی طوسی ، المخاطب بہ "نظام الملک" کی مفصل سوانحعمری لکھی گئی ہے - یہ کتاب نفیس سفید کاغذ اور ۲۰ × ۲۶ کے پیمانہ پر ۷۳۹ صفحات میں ختم ہوئی ہے - مضامین کی فہرست ۱۷ صفحات میں ہے - پہلے حصہ میں دیباچہ ، طوس کی تاریخ ، خواجہ کی ولادت تعلیم و تربیت ، فضل و کمال ، اخلاق و عادات ، اور اسباب قتل کا تذکرہ ہے - دوسرے حصہ میں خواجہ کے قانون سلطنت اور وزارت کی تفصیل ، دربار کے اہل کمال کا تذکرہ ، دولت سلجوقیہ کی ابتدائی تاریخ ، خواجہ کی مستقل وزارت اور مہتم بالشان کارناموں کی صراحت ، اور بیت العلوم (یونیورسٹی) نظامیہ بغداد اور اس کے ماتحت مدارس کی جامع تاریخ ہے - اور نیز حکیم عمر خیام نیشاپوری اور حسن بن صباح امام فرقۂ باطنیہ کے بھی تفصیلی حالات ہیں - خاتمہ کتاب پر جلال الدولہ سلطان ملک شاہ سلجوقی کا تذکرہ ہے - کتاب کی رنگین لوح ، ملکشاہ ، نظام الملک ، عمر خیام ، حسن بن صباح کی تصویریں اور نقشجات ، نامی پریس کانپور کی مرصع کاری کا نادر نمونہ ہیں - پشتہ پر طلائی حروف میں کتاب کا نام - قیمت (درجہ اول دس روپیہ کاغذ ایوری فنش مجلد پانچ روپیہ قسم دوم) محصولڈاک ذمہ خریدار *

محمد عبدالرزاق - مولف البرامکہ و نظام الملک طوسی - محلۂ پیچ باغ - کانپور

Printed & Published by Abul Kalam Azad, at The Hilal Electrical Printing Works, 7-1, MacLeod Settret, Calcutta.